یہہ کتاب شیعہ مذہب کی ہی غیر مذہب کے لوگ نہ دیکھیں

الحمد للہ رب العلمین

درین زمان سعادت اقتران رسالہ

مسمیٰ

ثبوت وراثت انبیاء

سجاد حسین ابن سید محمد حسین مرحوم نے

لکھکر

مطبع فیض رساں نکسہ سے شائع

بار اول ۵۰۰ — نمبر رجسٹر ۳۶۸ — قیمت مجلد ۲ / ۱

jabir.abbas@yahoo.com

SALAR JUNG ESTATE LIBRARY
(Oriental Section)
URDU PRINTED BOOKS
۳۳۲
۱۹۶۲
۲۳۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا و نعت سید انبیا و منقبت شیر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیر پر تقصیر
سید سجاد حسین ابن سید محمد حسین مرحوم و مغفور ساکن موضع بہیڑہ سادات
واقعہ سادات بارہ ضلع مظفرنگر اپنے برادران ایمانی کی خدمت با سعادت مین عرض
کرتا ہے کہ دنون ایک رسالہ مسمےٰ بہ تائید غضب مولفہ محمد عبد السمیع بنارسی میری
نظر سے گذرا رسالہ مذکور کے (۱۶) صفحہ ہین - اور مطبع جواہر اکسیر بنارس مین چھپا ہے
خلاصہ تمام تحریر کا یہہ ہے - کہ انبیاء علیہ السلام کے نہ وراثت ہوتی ہے اور نہ
ورثا کو اون کے متروکات سے حصہ ملتا ہے پس شیعہ جو کہتے ہین کہ سیدہ نے
خلیفہ ابوبکر کی کچہری مین دعوی وراثت دائر کیا - چونکہ حقیقت مین نبیون کی وراثت
نہین ہوتی لہذا سمجھا گیا کہ اون کا دعوی غلط تھا اور خلیفہ ابوبکر صاحب نے جو اس بارہ
مین فیصلہ صادر فرمایا وہ صحیح تھا - مولف صاحب نے دو ایک آیتین اپنی کتاب کی
اور ایک روایت کافی کی بہ ثبوت اس کے کہ انبیاء کی وراثت نہین ہوتی پیش کی ہین

jabir.abbas@yahoo.com

روایت کافی یہہ ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے

اِنَّ الانبیاءَ لَمْ یُوَرِّثوا دِرْهَمًا وَلَا دِیْنَارًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوا اَحَادِیْثَ مِنْ اَحَادِیْثِهِمْ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِنْهَا فَقَدْ اَخَذَ حَظًّا وَافِرًا

مولف صاحب لکھتے ہین کہ ہمنے بہ مشورہ چند احباب مولوی **غلام حسنین** صاحب کنتوری مقیم بنارس کیخدمت مین بغرض جواب اس حدیث کو پیش کیا جس کا جواب اونہون نے یہہ دیا۔ کافی مین باب صفۃ العلم و فضیلت علم و علماء مین یہہ حدیث وارد ہوئی ہے۔

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ وَذٰلِكَ اَنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِرْهَمًا وَلَا دِیْنَارًا وَاِنَّمَا اَوْرَثُوْا اَحَادِیْثَ مِنْ اَحَادِیْثِهِمْ الاٰخِرَة

ترجمہ جناب صادق نے فرمایا کہ تحقیق علما وارث ہین انبیا کے اور یہہ بات یون ہے کہ انبیاء نے درہم و دینار نہین چھوڑا ہے۔ بلکہ اپنی حدیثین چھوڑی ہین آخر حدیث تک۔ مراد حضرت کی یہہ ہے کہ علماء نے وراثت انبیا مین درہم و دینار نہین پایا ہے۔ جیسی کہ وارثان شرعی اپنے مورث سے پاتی ہین۔ اور یا یہہ مراد ہے کہ علماء کی واسطے انبیاء نے درہم و دینار وراثت مین نہین چھوڑا ہے بلکہ علم انبیاء کے علماء وارث ہین۔ پس اس حدیث مین وراثت متروکہ کی مراد نہین ہے اس لئیے کہ وہ وراثت تو رشتہ دارون کی ہوتی ہے۔ اور عالم دین کی وراثت علمی ہے کچھہ قرابت و رشتہ داری سے تعلق نہین رکھتی ہے کوئی عالم دین کسی کنبہ و قبیلہ کا ہو وارث نبی نہ ہوگا دوسرے حدیث مین وارد ہے علماء امتی کانبیاء

jabir.abbas@yahoo.com

بنی اسرائیل خلاصہ یہہ ہے کہ اس روایت سے اور اوس وراثت سے جسکی بنا پر
فدک کا دعوی جناب فاطمہ رضی اللہ نے فرمایا کیا تعلق ہے اس جواب پر
مولف صاحب طالب علمانہ چہ میگوئیان کرکے لکھتے ہین کہ اس حدیث مین
چونکہ لفظ لم یورثو وارد ہوا ہے لہذا سمجھا گیا کہ متروکات انبیا مین ترکہ و تقسیم نہین
مطلقاً ممتنع ہے۔ بیگانے اور یگانے ہر فرد کیلئے مال متروکہ انبیا مین وراثت
ثابت نہین اصلی مراد مولف صاحب کی یہہ ہے کہ ورثا و علما کا حدیث مین کوئی
امتیاز نہین سب برابر ہین۔ جیسیکہ علما کو سوائے حدیث کے کوئی حق نہین
ایسی ہی ورثا کو متروکات مین کسی قسم کا استحقاق نہین حدیث عام ہے جو کہ وارث
و عالم دونون پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔ چونکہ جناب مولانا و مقتدانا السید غلام حسنین صاحب
کنتوری نے حدیث کافی کی اصلی حالت بیان فرما دی تھی۔ لہذا یہہ بحث قابل
اسکے نہ تھی کہ طول دیا جائے۔ مگر مولف صاحب نے اپنی توجیہہ غیر وجیہہ پر بڑا
ناز کیا ہے۔ اور بمقابلہ جناب مولانائے ممدوح الوصف گویا بزعم خود میدان مار لیا ہے
نظر بران مجھکو ضرورت داعی ہوئی کہ اس معاملہ کی حقیقت و اصلیت ظاہر کرون
تاکہ مومنین و اہل تحقیق کو اوس سے فائدہ پہونچے بنظر بواقعات نام اس رسالہ کا
تحقیق وراثت انبیا درکہا گیا واضح رائے ارباب ایمان ہو کہ اصل
اس معاملہ کی یہہ ہے کہ شیخ حبیب احمد سہارن پوری نے مذہب شیعہ
اختیار کرکے ایک مضمون علما اہلسنت کی خدمت مین بابن خلاصہ پیش کیا
کہ رسالہ تجادیہ کو جو کہ مثبت کفر و نفاق شیخین بروئے کتب سنیہ ہی باطل
کرکے خلفا کا دنیا سے با ایمان جانا ثابت کرو اور تینتیس سوال کا جواب دو۔

jabir.abbas@yahoo.com

ہر تینس سوال اپنے اپنے مقام پر کتب اہلسنتہ مین موجود ہین ۔ علما سہارن پور نے
اوسکا جواب دیا کہ تینس باتون جو ہماری کتب مین درج ہونا بیان کیا ہے ۔
یہہ بالکل غلط ہے ۔ منجملہ ان کے ایک بات بہی ہماری کتابون مین درج نہین ۔
جہانتک کہ اون کے قلم مین زور تہا انکار مین بہت اصرار کیا ۔ مگر رسالہ سجادیہ کی
بابت انکار و اقرار ہان ہون کچہہ نکیا ۔ جس سے سمجہا گیا کہ اونکو شیخین کی
با ایمان مرنے سے بردوسضامین رسالہ مذکور یاس دستی ہے ۔ اور کیون نہو اسی
رسالہ پر سنہ ۹۴ء مین بمقام بہیڑہ سادات حقیرخانہ پر بڑا بہاری جلسہ
علما ہوا تہا ۔ اور جب معتبر علما سنیتہ دیوبند و سہارن پور امروہہ وغیرہ اطراف
عالم سے جمع ہوئے تہے ۔ مگر ایسی خاموشی ہوئی کہ آج تک باوصف انقضائی مدت
کسی کو جرأت جواب نہین ہوئی بالجملہ اوس انکار نامہ سنیتہ کے جواب مین
فرزند علیصاحب ساکن بوڈہانہ ضلع مظفرنگر کی جانب سے تحیف نے ایک
اشتہار مسمیٰ بآئینہ حق نما نکالا اور ہر تینس سوالات کی نسبت ہر سوال کے
محاذی لکہدیا کہ یہہ مضمون فلان کتاب مین ہے اور یہہ فلان مین ساتہہ ہی
بنظر اطمینان مزید یہہ بہی لکہدیا کہ جو شخص کتب مین مضمون محولہ کا نہونا ثابت
کردے گا اوسکو مبلغ صعہ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا ۔ آج تک کسی
سنی سے اوسکا جواب حسب قیود و شرائط مندرجہ اشتہار نہین ہو سکا ۔ اور
نہ انشاء اللہ تعالےٰ تا قیامت ہوگا ۔ اوسی اشتہار پر مولف صاحب بہی معترض
ہوئے ہین ۔ نہ رسالہ سجادیہ کو باطل کرکے اپنے بڑون کا ایمان ثابت کیا
اور نہ اون تینس نمبرون کی نسبت قلم اوٹہایا ۔ چونکہ اوس اشتہار مین قدرے کا

ذکر تھا۔ لہذا آپ قلم لے بیٹھے کہ ہم آئینہ حق نمار کا جواب لکھتے ہین قدرت خدا ایسے حضرات اور آئینہ حق نما کا جواب اگر اصل سنتیہ سر اسیال سنگ خارا پر سر مارین گے تو حسب قیود و شرائط مندرجہ اشتہار جواب نہ لکھ سکینگے۔ اگر علمائے اہلسنت کو کچھ حیاء دنیا ہے تو رسالہ سجادیہ کا جواب لکھکر کفر و نفاق کی لپیٹ دار زنجیر سے اپنے پیشوایان دین کو چھوڑائین۔ ذرہ دیکھین تو سہی ہمنے کیسے پیچ پر پیچ چڑھا کر شیخین کو کذب و غدر و خیانت کی زنجیر مین جکڑ بند کر کے ھاتھ پیر باندھکر لٹکا رکھا ہے کیونکہ اصل مطیع و مقلد وہ ہے جو اپنے بزرگوان کے جسم سے کفر و شرک و بدعت کے میلے کچیلے کپڑے اتار کر صاف و شفاف لباس پہنائے۔

مولف صاحب تائید غیبی کے صفحہ (۲) سطر ۹ و ۹۔ پر لکھتے ہین کہ اشتہار آئینہ حق نما مین جو کتابون کے نام لکھے ہین وہ اکثر ایسے ہین کہ جن مین صحت کا اہتمام نہین کیا گیا عند المحققین ہر روایت اون کی لایق اعتماد نہین۔ الخ

مولف صاحب کا بہت خوشی کے ساتھہ شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ کہ کتب مندرجہ اشتہار آئینہ حق نمار کی نسبت آپنے یہہ نہین لکھا کہ یہہ کتابین دراصل ہمارے نہین ہین۔ ویسی ہی شیعہ نے فرضی نام گھڑ کر ہماری گلے سے باندھ دے ہین۔ تحریر بالا سے یہہ نتیجہ پیدا ہوا کہ کتابین تو ہماری ہین مگر جھوٹی ہین۔ لائق اعتماد نہین۔ نیز جبکہ بقول مولف صاحب بجملہ کتب محولہ آئینہ حق نمار کی اکثر کتابین قابل اعتبار نہین۔ تو ادن مین سے کمتر ہر دو قابل قبول بھی

Presented by: Rana Jabir Abbas

مولف پر فرض تھا کہ ہر کتاب کے محاذ مین لکھدیتے کہ یہ یہ کتابین فلان
فلان وجوہ سے لائق تمسک و احتجاج نہین - بہر حال وہی کتابین
جنکا نتیجا ہوا مولف صاحب کو تسلیم ہے حقیقت شیعہ و ابطال مذہب سنیہ
کیلئے کافی ہین - بنظر واقفیت عامۃ الناس عرض کیا جاتا ہے - کہ اوسی
آئینہ حق نما مین کتاب التمد و بخاری و مسلم و بعض شروح صحیحین مثل فتح الباری
و دیگر کتب صواعق محرقہ و کنز العمال و تذکرۂ خواص الائمہ ابن جوزی و تفسیر
ثعلبی و روضۃ الاحباب و حبیب السیر و شواہد النبوۃ وغیرہا درج ہین -
نہ معلوم انمین سے ہمارے حضرت کے نزدیک کوئی معتبر ہے یا نہین -
بخاری و مسلم کی نسبت بدظنی ظاہر کرنے مین شاید جوش سنیت مانع ہو -
پس وہ ہی باتین تسلیم فرمائی جائین جو کہ [illegible] الصحیحین دکھلائی گئین ہین نمبر
۲۵ و ۲۶ و ۲۷ - آئینہ حق نما پر یہ بات مسلم و بخاری [illegible] درج کیگئی ہے -
کہ سیدہ ابوبکر سے ایسی ناراض ہوئین کہ بالکل ترک کلام کر دیا اور وصیت
کی کہ ابوبکر میرے جنازہ پر نہ آئے - اہلسنت کے جواب [illegible] ہونے [illegible] کے لئے
محض اتنا ہی کافی ہے - اگر مولف یا ان کے ہم خیال مرد میدان ہین
تو آئینہ حق نما کے مضمون کو پڑھکر جواب دین تب سمجھا جائے گا کہ وہ بھی کوئی
چیز ہین - اور کسی قطار مین شمار ہو سکتے ہین - اشتہار مذکور کا جواب دینا
بچون کا کھیل اور منہ کا نوالا نہین ہے [illegible] نمبر اول نے اور پچیس ہزار
روپیہ کی بازی لگائی ہے -

میر مظہر حسن صاحب رئیس امروہہ بذریعہ رسالہ حمایت الایمان آئینہ حق نما کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جواب دینے والے کے لئے ایک لاکھہ کا انعام شایع کر چکے ہین۔ موٴلف
صاحب ہم خرما و ہم ثواب سمجھکر بعد پورا جواب دینے کے پچیس ہزار بلکہ ایک
لاکھہ لین۔ اور کشتی سنیت کو جو کہ موج آفات کی صدمات سے ٹکرہ ٹکرہ
ہوگئی ہے درست کرین۔ و نیز سمجھہ لین کہ اقتدار مذہب سنیہ جہلا کی نظر سے
بھی گر گیا۔ موٴلف صاحب اپنے رسالہ کے صفحہ (۲) سطر (۹) پر ارقام
فرماتے ہین۔ کہ قصہ فدک مفتریات شیعہ سے ہے۔ متروکات انبیا
کچھہ نہین ہوتی جن سے اون کے ورثا کوئی فائدہ اوٹھائین۔ انبیا کا متروکہ
جو کچھہ بھی ہے وہ علم فقہ و حدیث ہی۔ درہم و دینار نہین ہوتے۔ کرمانی شرح
بخاری سے صفحہ (۵) و (۶) پر یہہ دلیل لکھتے ہین (اگر شاید کسی کو یہہ خدشہ
گذرے کہ کیا وجہ ہے کہ انبیاء کرام کے متروکہ مین میراث نہین ہوتی سو اوسکی
وجہ یہہ ہے کہ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ۔ اللہ تعالی حکیم مطلق
نے پیغمبرون کے مال مین احکام میراث نہ ہونے کی یہہ حکمت رکھی ہے تا لوگو
معلوم ہووے کہ پیغمبرون کی محنت و جانفشانی صرف خدا ہی کے واسطے تھے
دنیا کی کچھہ محبت و خواہش نہ تھی۔ یہان تک کہ اولاد اور وارثون کو بھی متاع دنیا
سے کچھہ حصہ نہین۔

دوسری حکمت یہہ ہے۔ کہ اگر کوئی یہہ آرزو کرتا کہ بعد پیغمبر کی وفات کے
ہم مال کے وارث ہون گے۔ تو اس خیال بد یعنے پیغمبر کے موت کے آرزو
کرنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔

موٴلف صاحب نے جو عبارت مد سے اہلسنت کا عقیدہ بیان کیا ہے

jabirabbas@yahoo.com

اوسکا صاف یہہ مطلب ہی کہ اگر انبیا پس از وفات خود کوئی جائداد چھوڑین تو عام
نگاہون مین اقتدار رسالت قایم نہ رہی - اور ورثا بالطبع قایم مقامی طالب
مرگ مورث ہوکر سیدہے جہنم کو چلے جائین - بظاہر یہہ بات دلفریب معلوم
ہوتی ہے اور جہلا کی بہک جانیکے لئے تو عمدہ اور قوی دلیل ہے - مگر تہوڑا سا
غور کرنے کے بعد واضح ہوتا ہے کہ شاید اس سے ضعیف و رکیک کوئی دوسری
بات نہو - کیونکہ حسب بیان جناب ابوبکر آنحضرت نے فرمایا ہے - کہ
نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِيَاءِ لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرِثُ وَمَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ
یعنے ہم گروہ انبیا نہ کسی کے وارث ہوتے ہین اور نہ کوئی ہمارا وارث ہوتا ہے
جو چیز کہ ہم ترک کرتے ہین وہ صدقہ ہے - یعنی ہمارے وارثون کو اوس شئے سے
بہرہ یاب ہونا حرام ہے اور ہم نشینون اور دوستون کے لئے شیر مادر سے
زیادہ سریع الہضم ہے - اس سے ظاہر ہوگیا کہ انبیاء کے متروکات صدقہ ہوتے
ہین - نہ معلوم انبیاء نے بقول جناب رسالت مآب کچھہ جائداد چھوڑی ہونگی یا و
زہد و اتقا کی نسبت اوسوقت کے لوگون نے کیا خیال کیا ہوگا - او خود رسالتمآب
کے بارہ مین کفار قریش و دیگر مخالفین اسلام کے دل مین ایک بڑی جائداد
فدک کے چھوڑنے سے کیا مظنہ پیدا ہوا ہوگا غالباً نے طماع سمجھہ گئے ہونگے
پاک و بے لوث تو اوسی وقت یقین کئے جاتے جب کہ گہر مین خلال کیلئے
ایک تنکا نچھوڑتے - سوائے ازین جو آفت کہ ورثا کو پیش نظر تہی وہ ہی
مریدون اور چیلون کو درکار ہے - جیسے کہ وارث بامید مرگ نبی کافر ہوتے
ایسے ہی صدقہ خور صاحب گرفتار زنجیر کفر نظر آتے ہین - بہرحال مفت خور

آدمیون کی طبیعت مین بہی بمثل ورثا، یہہ خیال پیدا ہوتا ہوگا کہ کب نبی صاحب
دنیا سے بوریا بدہنا اوٹہائین - اور ہم سہم تصدق سے سوکہی ہوئی انتڑیونکو
ترو تازہ کرین - وارث تو ایک وہی جہنم رسید ہوتا - مفت خورون کا بُرا
گروہ دوزخ کا ایندہن نظر آتا ہے - مولف صاحب انصاف سے فرمائین
کہ ماترکنا صدقہ کہنے مین نبی صاحب سچے ہین یا تاویل فضول و بیجا کرنے
سے کرمانی شارح بخاری - چونکہ یہہ حدیث حسب مذاق اہلسنتہ واقع ہوئی ہے
لہذا اوسکے تمام اعتراضون کی جوابدہی اون کے ذمہ ہے - ہم کو سوائے
مذاق و قہقہہ اوڑانے کے اور کچہہ سروکار نہین کیونکہ ہم قطعی منکر ہین کہ رسالتمآب
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا ہرگز نہین فرمایا - کہ ہم گروہ انبیاء کا کوئی وارث
نہین ہوتا - خلیفہ ابوبکر صاحب نے سیدہ کے محروم الارث کرنے کی غرض سے
یہہ حدیث بنائی تہی - اگر ابوبکر ایسا فرماتے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ ہم کوئی
جائیداد چہوڑتے ہی نہین - جس سے ورثا متمتع ہون تو کرمانی صاحب کی
توجیہہ بظاہر کچہہ صحیح ہوتی - مگر افسوس ہے کہ ابوبکر سبقت لسانی نے ماترکناہ
صدقہ سے بنا بنایا کام بگاڑ دیا - اور تماشا دیکہئے دروغگو را حافظہ نباشد
مولف صاحب کرمانی سے حسب بیان صدر یہہ سند لائے ہین کہ ترکات
انبیا مین احکام میراث نہ ہونیکی یہہ حکمت رکہی ہے - تا خلق کو معلوم ہو - کہ
پیغمبرون کی محنت و جانفشانی صرف خدا ہی کے واسطے تہی - دنیا کی کچہہ محبت
و خواہش نہ تہی - یہانتک کہ اولاد اور وارثون کو بہی متاع دنیا سے کچہہ حصہ
نہین الی آخرہ اور پہر صفحہ (۳۲) سطر ۱۸ پر لکہتے ہین -

jabir.abbas@yahoo.com

قَالَ اَبُوْهُرَيْرَة لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِيْنَارًا اَمَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ بخاری وسلم مین روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول صلعم نے نہ بانٹین گے میرے وارث سونے کے دینار برابر بھی جو چھوڑ جاؤن مین۔ بعد میرے بیبیون کے خرچ کے اور کارندے کی محنت کی سو صدقہ خدا کی راہ مین ملاحظہ ہو کہ روایت کرمانی مین دو شخصون کے لئے امتناع وراثت ہے اولاد اور وارث اور کوئی شک نہین کہ بی بی داخل ورثا ہے مگر ابوہریرہ بی بیون کا نان نفقہ اور کارندہ کی تنخواہ جائز بتلاتے ہین نہ معلوم ان دونون مین کون سچا ہے۔ اہلسنت کا تمام تر اہتمام یہہ ہے۔ کہ اولاد کا حصہ نہین ہے یعنی فاطمہ محروم ہین۔ کارندے اور بیبیاں ازواج مزے اڑائین۔ مگر فاطمہ ایک کوڑی نہ پائین۔

چونکہ مؤلف صاحب نے معاملہ فدک کو منقولات شیعہ سے قرار دیکر اس بات کو بزعم خود ثابت کیا ہے کہ انبیاء کی وراثت مالی نہین ہوتی اور بجائے خود انہون نے جہلا سنیہ کو یہہ باور کرانا چاہا ہے کہ اس عنوان وقطع کی بحث مین گویا منفرد ہین۔ چنانچہ رسالہ تائید غیبی کے صفحہ (۳) سطر ۱۰ پر لکھتے ہین کہ مجھکو مولوی غلام حسنین صاحب مجتہد شیعہ سے دریافت کرنے مین یہہ بات مناسب معلوم ہوئی کہ مباحث افراط وتفریط سے قطع نظر کرکے یہہ امر متحقق ہونا چاہئے کہ متروکات انبیاء مین احکام میراث جاری ہونگے۔ یا نہین الخ۔ اس فقرہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مؤلف صاحب نے

اور سب باتین چھوڑ کر تمام بحث کا لب لباب قوت عقلی سے یہہ ہی نکال لیا کہ وراثت انبیا قابل توزیع و تقسیم ہے - یا نہین - قرینۂ کلام خود تبلا رہا ہے کہ مولف صاحب کو اس بحث مین دعوائے جدتیت و فرویت ہی لہذا بنظر سہولت و فہم مطلب اس مقام مین تنقیحات ذیل نکالی جاتی ہین - تاکہ مولف صاحب کی تمامتر حقیقت ظاہر ہو جاوے کہ اون کی تحریر کہان تک قابل قدر ہے ✤

(۱) یہہ کہ درباب عدم جریان وراثت بہ ترکہ انبیاء جو تقریر مولف صاحب نے کی ہے یہہ نئی ہے یا پُرانی -

(۲) یہہ کہ معاملہ فدک الیسا بے وجود و غیر وقوعی ہے کہ جسپر کوئی تنازعہ نہین ہوا اور محض شیعہ کا ساختہ و افترائی مضمون ہے -

(۳) انبیا کی متروکات سوائے علم و حدیث کے اور کچھہ نہین ہوتی

(۴) آیہ یوصیکم اللہ نبی و غیر نبی دونون پر شامل ہے یا کہ نفس نبی اوس سے مستثنیٰ ہے -

(۵) لفظ لم یورث مستدلہ مولف سے عام وراثت کی نفی ہوتی ہے یا کیا -

تنقیح اوّل

(یہہ کہ درباب عدم جریان وراثت بہ ترکہ انبیاء جو تقریر مولف صاحب نے کی ہے یہہ نئی ہے یا پُرانی) -

jabir.abbas@yahoo.com

واضح رائے ارباب خرد ہووے کہ درباب نفی وراثت بہ ترکہ انبیاء
جو تقریر موئلف صاحب کی ہے یہہ بہت پرانی ہے - ہر جزو کلام بوجہ
کہنگی ایسا کمزور ہے کہ جیسا زنگ خوردہ لوہا یا دیمک کہایا ہوا کپڑا -
موئلف صاحب کا اس معاملہ مین اتنا ہی تعلق نہین کہ جتنا ماش کو
سپیدی سے ہوتا ہے - تحفہ کے باب دہم مین جو ابوبکر کے بارہوین
طعن کا جواب شاہ صاحب نے جواب بنوک تیز خامہ فرمایا ہے - اوسمین
بالکل حرف بحرف وہی تقریر کی ہے جسکو موئلف نے بدعوائے انانیت
درج اوراق فرمایا ہے انتہی - نوّے برس کا زمانہ گذرا کہ تحفہ کے باب دہم کا
جواب بذریعہ کتاب مستطاب تشیید المطاعن دیا گیا ہے - آجتک
کسی عالم اہلسنت کو یہہ حوصلہ نہین ہوا کہ اوسکے جواب مین قلم اوٹھاتا
پس ایسے مقدوح ومجروح استدلال پر موئلف صاحب کا مستدل ہونا عقلاً
زمانے سائنٹفک جہالت حاصل کرنا ہے - حضرات اہلسنت کا
قاعدہ ہے کہ تحفہ کے جوابون کو نہین دیکھتے - یا دیکھکر چپ رہنا ہی بہتر
سمجھکے چہوڑ دیتے ہین - مگر بنظر جہلاء مردم فریبی سے اپنا رنگ
جمانے اور کہانے کمانے کی غرض سے اونہین مضامین کو جو کہ بارہا
رد ہوکر لوگون کے ذہنون سے محو وسہو ہوچکے ہین - لکہہ لکہکر افراد
مصنفین مین اپنا نام درج کراتے ہین - پس واضح ہوگیا کہ موئلف
تائید غیبی نے کوئی نیا مضمون نہین لکہا ہے بلکہ یہہ کاسہ لیسی صاحب
تحفہ وہی پورانا ردّ شدہ مضمون حوالہ قلم فرمایا ہے - تعجب ہے کہ جناب

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مولانا و مقتدانا السید علامہ حسنین صاحب کی جدا علیٰ صاحب تحفہ کے استدلال کو باین عنوان تشئید المطاعن مین باطل فرمائین - کہ جن کا کچھہ جواب نہو - اور عزیز دھلوی کی اذناب و اخلاف وہ ہی مضمون مردود مولوی صاحب ممدوح کے سامنے بغرض جواب پیش کرین - کسی سُنی کو یہہ استحقاق نہین ہے کہ تحفہ سے مضمون لیکر شیعہ کے سامنے پیش کرے - کیونکہ بقول مشہور - جو یکبار گفتی مگو بار ہا - بحمد اللہ مولف صاحب نے جو دہوکہ سے دعوائے تفرد کرکے اپنا زنگ جمایا تہا اوسکو ہمارے ترشی کلام نے ایسا اوڑا دیا کہ جیسے صیقل زنگ آلود لوہے کو صاف کر دیتی ہے -

تنقیح دوم

یہہ کہ معاملۂ فدک ایسا بے وجود و غیر وقوعی ہے کہ جسپر کوئی تنازعہ نہین ہوا اور محض شیعہ کا ساختہ و افترائی مضمون ہے

مخاطب صاحب قصہ فدک کو رسالہ تائید غیبی کے صفحہ (۲) سطر (۹) مفتریات شیعہ سے قرار دیتے ہین اور حاشیہ صفحہ ، پر لکھتے ہین کہ قصہ فدک علمائے اہلسنت کے نزدیک محض بے اصل ہے - اہل عقل غور فرمائین کہ اگر ابین سیدہ و ابوبکر صاحب امر فدک مین کوئی نزاع واقع نہ ہوا تھا تو حدیث نَحنُ مَعَاشرَ الاَنبیاء کے پیش کرنے خلیفہ صاحب کو کیون اور کب اور کسجگہہ ضرورت داعی ہوئی تہی - کتب اہلسنت مین بحوالہ ابوبکر حدیث مذکور کا نقل ہونا خود اسبات پر دلالت کرنے والا ہے - کہ کسی نزاع وراثت مین

jabir.abbas@yahoo.com

ابوبکر صاحب کو اس حدیث کی بیان کرنے کی ضرورت پیش آئی تھی ہرچند کہ معاملہ
فدک کو اکثر بلکہ تمامتر مؤرخین ومفسرین ومتکلمین سنیہ نے نقل فرمایا ہے مگر
حقیر اسجگہ برسبیل اختصار دو تین علمائے اہلسنت کا بیان نقل کرتا ہے
جن کے معتمد ہونے میں کسی سنی کو جائے کلام نہیں شاہ صاحب تحفہ کے باب
دہم میں ابوبکر صاحب کی بارہویں طعن کا اسطرح جواب دیتے ہیں کہ شیعہ
جو کہتے ہیں کہ ابوبکر فاطمہ را از ترکہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پدر
او بود میراث نداد۔ پس فاطمہ گفت اے پسر ابو قحافہ تو از پدر خود میراث
گیری و من از پدر خود میراث نگیرم کدام انصاف است و در مقابلہ فاطمہ
بروایت یک کس کہ خودش بود احتجاج نمود۔ وگفت کہ من از رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم شنیدہ ام کہ میفرمود کہ ما گروہ انبیا را نباشیم نہ از کسی میراث میگیریم
و نہ کسی از ما میراث میگیرد۔ حالانکہ این خبر صریح مخالف نص قرآن است۔ و
یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین زیراکہ این نص
عام است شامل است نبی وغیر نبی را و نیز مخالف نص دیگر است کہ وورث
سلیمان داؤد۔ وھب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من
آل یعقوب۔ پس معلوم شد کہ وارث انبیاء ہم می شوند و از ایشان ہم وارثان ایشان
میراث میگیرند۔ جواب ازین طعن آنکہ ابوبکر منع میراث از فاطمہ محض بجہت شنیدن
این نص از پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نمود نہ از جہت عداوت فاطمہ۔ شاہ صاحب تمام
طرز طعن کو تسلیم فرماکر جوابدہ ہوئے ہیں۔ کہ ابوبکر نے کسی عداوت کیوجہ سے فاطمہ کو
ورثہ سے محروم نہیں کیا۔ بلکہ محض حدیث کے سننے سے اس عبارت سے پورے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

طور پر واضح ہوگیا۔ کہ مقدمہ وراثت دائر ہوا آیہ یوصیکم اللہ و دیگر آیات دالہ
وراثت پر بحث ہوئی خلیفہ نے اپنی سُنی ہوئی حدیث پر عمل کرکے مقدمہ ارث کو
ڈسمس کیا۔ کوئی جاہل دنیا مین ایسے معاملہ کو بے اصل و افترا شیعہ بتلا سکتا ہے
نہین ہرگز نہین۔ اس معاملہ کو وہی غیر وقوعی کہہ سکتا ہے کہ جسنے نہایت اہتمام
سے حق پوشی و ناحق کوشی پر دوہرے پٹکے سے بہت مضبوطی کے ساتھہ کمر باندہ
لی ہو۔ اور سُنئے شاہ عبدالحق محدث دہلوی ترجمہ مشکواۃ مین لکھتے ہین

وشکلترین قضیہ معاملہ فاطمہ زہرا است زیرا کہ اگر گوئیم کہ وی جاہل بود باین سنت (یعنی عدم وراثت
انبیاء) بعید است اگر التزام کنیم کہ شاید اتفاق نیفتاد او را استماع این حدیث از آنحضرت مشکلتر میشود
کہ ابعد از استماع این حدیث از ابوبکر و شہادت صحابہ بدان چگونہ
قبول نکرد۔ و در غضب آمد و اگر غضب پیش از استماع حدیث بود چرا برگشت
از غضب تا آنکہ امتداد کشید و تا زندہ ماند مہاجرت کرد ابوبکر را انتہی تعجب ہے
کہ جس معاملہ کو باین عبارت واضحہ شاہ صاحب و عبدالحق صاحب درج کتب
کرین وہ بے اصل محض و افترا شیعہ بیان کیا جاوے۔ اہلسنت کو لازم ہے
کہ ایسے لغوگو اور کاذبون کے بیاناتِ واہی پر کبھی اعتنا نہ کرین اون کی نسبت
یہہ ہی خیال کرلین کہ اپنا پیٹ پالنے اور خلایق کے گمراہ کرنے کی غرض سے
گنوارون مین بیٹھکر جہونٹ طوفان بکنے والے ہین چونکہ معاملہ فدک بقول
شاہ عبدالحق صاحب ایک معاملہ مشکل و قضیہ لاحل ہے۔ لہذا علماء اہلسنت کا
ابوبکر کو منع ارث سے سطرح بچانا مشکل ہوگیا۔ تب یہہ سوجہا کہ اصل معاملہ کو
وجود ہی سے انکار کردیا جاوے تاکہ ابوبکر سنگ مطاعن کے بوجہ سے بچ جائین

jabir.abbas@yahoo.com

مگر اب باتین بنانے سے کیا ہوتا ہے۔ واقعات گذشتہ تاریخ نویسون کے قلم سے نکل گئے۔ مناظرین کے بحث مین ایک ایک بات سو سو دفعہ چھیڑی گئی۔ اب سوا اس کے اور کچھہ نہین ہوسکتا۔ کہ دل کو مسوس اپنے بُرون کو کوس کاٹ کر چپ ہو رہین۔ جتنے جتنے وقت نظر کرین گے اوسیقدر دام کلام مین پھنستے جائنگے۔ بحمد اللہ جو تقریر کہ مؤلف صاحب نے کی تھی وہ اون کے گلے کا پہندا اس عنوان سے ہوگئی۔ کہ ہزار ناخن تدبیر گہسائین۔ مگر انشاء اللہ ایک گرہ کہول سکین گے۔ معاذ اللہ کوئی اگر سوائے مؤلف صاحب کوئی بے اصل و افتراء شیعہ بیان کرتا تو مین اوسی کو بے اصل و وجود و مفتری کہدیتا۔

تنقیح سیوم

انبیا کے متروکات سوائے علم و حدیث اور کچھہ نہین ہوتے۔ جناب فاطمہ علیہ السلام کا وراثتاً باجلاس ابوبکر صاحب مقدمہ دائر کرنا اون لوگون کے نزدیک جو کہ سیدہ کو نیک و پاک والواث عنوغرضی سے صاف و مُبرا جاننے والے ہین بلاحجت و تکرار اسبات کا یقین دلانے والا ہے۔ کہ متروکات انبیاء ضرور ہوتے ہین۔ اور اون کے ورثا رشرعی اپنے اپنے سہام اسطرح پاتے ہین۔ جیسے کہ جمیع مخلوقات الٰہی کی اولاد اپنے مورثان سے بہرہ یاب و منتفع ہوتے ہین۔ اگر بخلاف آیہ یوصیکم اللہ جسمین بیٹے کے دو حصہ اور دختر کا ایک حصہ مقرر کیا گیا ہے نبیون کے مال مین احکام وراثت جاری نہ ہوتے۔ تو کبھی یقین نہین کیا جاسکتا کہ

جناب فاطمہ باین زہد و پرہیزگاری اموال تصدقات کے اکتساب مین جوکہ اونپر قطعی حرام تھا کوشش فرماتین اور نہ جناب امیر علیہ السلام جیسے اعلم الناس آیات قرآن سے احتجاج فرماکر حسب روایت مسلم و بخاری بقول عمر ابوبکر کو اسی مقدمہ مین فیصلہ خلاف مراد ستیدہ دینے سے کاذب غادر و خائن فہرہا سمجھتے۔ اکثر کتب اہلسنت مین لکھا ہے کہ جب فاطمہ و خلیفہ صاحب مین نفی و اثبات وراثت انبیا کا جھگڑا پیش ہو کر سخت محاجہ روبکار ہوا۔ تب حامل علم اولین و آخرین و اثقل ثقلین و قرآن ناطق یعنی امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اے ابوبکر خلاف قرآن کیون کج بحثی کر رہے ہو۔ غریب و امیر و شاہ و وزیر و نبی و شقی سب کی اولاد نے اپنے مورثون کا ترکہ پایا ہے۔

چونکہ مجھکو اختصار مدنظر ہے۔ لہذا کنز العمال کے جوکہ عند السنیہ معتبر ہے بتائید مضمون بالا عبارت پیش کرتا ہون۔

عن ابی جعفر قال جاءت فاطمہ الی ابی بکر تطلب میراثها وجاء عباس ابن عبد المطلب يطلب ميراثه وجاء معهما علی فقال ابوبكر قال رسول الله صلعم لانورث ما تركناه صدقة فقال علی وورث سليمان داؤد وقال زكريا يرثني ويرث من آل يعقوب قال ابوبكر هو هكذا وانت والله تعلم مثل ما اعلم فقال علی هذا كتاب الله ينطق فسكتوا وانصرفوا۔

درحالیکہ حضرت امیر نے حسب تسلیم صاحب کنز العمال وراثت انبیا کا

jabir.abbas@yahoo.com

قرآن سے ثبوت دیگر سیّدہ کے بیان کو تقویت دی تو کیا اگر یہ کہا جا سکتا ہے کہ حضرت امیرؑ نے اغراض ذاتی کو دخل کر بخیال انتفاع سیّدہ آیات قرآنی کی تعبیر خلاف مقصود خدا کی ۔ رسول پاک ہدایت امت کیلئے دو چیزیں چھوڑیں ایک قرآن اور دوسرے اہلبیت ۔ سردار اہلبیت کہیں کہ اس آیت کی یہ معنی ہیں ۔ اور اجنبی لوگ اوس کے خلاف بتاتے ہیں ۔ تو اب امت کو کسکا اتباع کرنا چاہئے ۔ آیا واقف اسرار قرآن کا یا اون لوگوں کا جو حسب تصریح کتب سنیہ بسم اللہ و الحمد للہ و سبحان اللہ کے بھی معنی نجانتے تھے ۔ (دیکھو رسالہ تقریر دلپذیر مؤلفہ حقیر) حضرت امیرؑ کے استدلال پر وہی شخص نکتہ چینی کر سکتا ہے جسکو عقل و ایمان سے اصلا بہرہ نہ ہو اور جسنے بقول مولوی روم

تو بتاریکی علی را دیدہ	زان سبب غیری برگزیدہ

حضرت امیرؑ کو احول چشم ہو کر دیکھا ہو شاہ عبد العزیز صاحب بحث متعہ میں لکھتے ہیں کہ (ہر کہ غزوہ خیبر را تاریخ تحریم متعہ گوید گویا دعوائے غلطی در استدلال معصومی می کند و این دعوی شاہد جہل و حمق اوست) ۔ پس جبکہ حسب تسلیم علمائے سنیہ حضرت امیر مستدل بوراثت انبیا ہوئے ہیں تو اوس استدلال پر چون و چرا کرنے میں وتمال جانا بقول شاہصاحب جاہل و احمق بننا ہے ۔

اب میں اس معاملہ کی اصل حقیقت بیان کرتا ہوں تاکہ ہر شخص کے ذہن نشین ہو جائے ۔ فدک زمانہ حیات رسول صلعم سے بروئے ہبہ زیر قبضہ سیّدہ تھا ۔ جبکہ ابو بکر خلیفہ ہوئے تو اونکو یہ فکر پیدا ہوا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار ملائکہ

آمدنی کا بدستِ اہلبیت رہنا ہماری اون تدابیر و پیشبندیون کے خلاف ہے جو کہ خاندانِ نبوت کے مٹانے مین کیگئی ہین - اگر یہہ کثیر التعداد آمدنی اون کے ہاتہہ مین رہی خود تو کہانا جانتے ہی نہین سب للہ فی اللہ دیدے دلاکر لوگون کے طبائع کو اپنی طرف ایسے کہینچے رہین گے - جیسے مقناطیس لوہے کو - تاوقتیکہ اون کی قوتِ تمول نہ گہٹے گی خلایق کا میلان خاطر نہ جائے گا - یہہ منصوبہ کر کے عاملان و کارندگانِ سیدہ کو تبدیل کر کے داخل خالصہ کرلیا - سیدہ نے اس مداخلت بیجا کی واقع ہونے سے بحضور خلافت مآب استغاثہ پیش کیا - کہ عطیات خدا و رسول کو کیون ضبط کیا جاتا ہے -

ابوبکر صاحب نے اوس مقدمہ کو قطعی ڈسمس کردیا - اور سند یعنی ہبہ نامہ جو پیش کیا گیا تہا اوس کو حضرت عمر نے چاک کر کے پہینکدیا -

دیکہو تشیید المطاعن مطبوعہ مطبع مجمع البحرین کے صفحہ کا حاشیہ جسپر بروایتِ اہلسنت شق ہبہ نامہ کا تذکرہ ہے - جبکہ ہبہ بوجہہ نامو جہ غیر مسموع ہوا جب آپنے فرمایا کہ مین ہر طرح مالک ہون - میرے مالکانہ استحقاق مین تمہاری توجیہات کارآمد نہ ہونگی - ہبہ اگر تمہارے نزدیک صحیح و جایز نہین ہے تو مین اپنے باپ کے متروکات کی وارثہ ہون - سیدہ جانتی تہین کہ اب کوئی موقعہ گفت و شنید مخالفین کو نہ ملے گا - مگر وہان کیا دیر ہے ذرہ کل ہلائی اور تانبے پیتل کے برتنون کیطرح خدیشین ڈہل گئین - خوانخلیفہ صاحب نے فرمادیا کہ آپ کیسی وراثت لیتی ہوئی بہر رہی ہین - آپکو یہہ ہی

خبر ہے کہ نبیون کے وارث محروم قرار پا چکے ہین۔ آپ کے باپ کے متروکات اون کی اولاد پر حرام ہین۔ اور ہم صحابیون پر حلال۔ سیّدہ نے فرمایا کہ کمال تعجب ہے کہ میرے والد بزرگوار ہر طرح کے مسائل مجھکو سمجھا گئے اخبار آئندہ و فتن وحوادث کی خبر دیگئے۔ مگر اس اہم مسئلہ کو جسکا نفع وضرر میری ذات سے بالخصوص تعلق رکھتا ہے۔ چھپائے رکھا کبھی ظاہر نکیا۔ سوائے تمہارے کوئی اور بھی شہادت دلیسکتا ہے۔ کہ حضرت نے ایسا ایسا فرمایا ہے۔ ابوبکر نے جواب دیا کہ کسی کے سامنے حضرت نے نہین فرمایا فقط مجھسے تخلیہ مین بذیل دیگر راز و نیاز کے فرما گئے تھے۔

عند السنیہ یہہ بات مسلم ہے کہ ابوبکر اظہار حدیث مین متفرد تھے۔ چنانچہ صاحب ابوبکر کے بارہوین طعن مین لکھتے ہین۔ (۱) چون این خبر را (یعنے نحن معاشر الانبیاء) ابوبکر خود شنیدہ بود صاحب تفتیش از دیگرے نداشت۔ مولوی محمد قاسم نانوتوی ہدیۃ الشیعہ مین لکھتے ہین کہ ابوبکر نے اسواسطے کہا تھا کہ اونکو اپنی خلافت مین ایسے پیچیدہ مقدمہ کا فیصلہ کرنا تھا۔ پس اسیواسطے ظاہر کر دیا تھا۔ کہ نئے قسم کے مقدمہ فیصل کرنے مین اون کو دقت واقع نہ ہووے۔ اور بیدھڑک ہو کر فیصلہ صادر فرما دیوین محمد قاسم صاحب نانوتوی اک عجیب بات اسی سلسلہ مین لکھتے ہین۔ فرماتے ہین کہ جب سیّدہ ورثہ پدری سے محروم ہوئین۔ تو مدینہ مین گھر گھر غل پڑ گیا اس سے واضح ہوتا ہے کہ قبل از تعصیۂ وراثت جملہ سکنائے مدینہ بالعموم اس سے ناواقف تھے کہ انبیا کے ورثا ترکہ پانے سے محروم کئے گئے ہین۔ غرضکہ اس مین کوئی

jabir.abbas@yahoo.com

شک نہین ہوسکتا کہ نفی وراثت کی حدیث بیان کرنے مین ابوبکر صاحب کی تنہا یادداشت نے کام دیا۔

حاصل یہ کہ مقدمہ ہبہ جو کہ اصل اصول منازعہ ہے اوسنے اہلسنت کو ایسا دائرہ ضیق مین پھنسایا ہے کہ اوسکے جواب دہی سے قطعًا بند دہن ہین۔ لہذا شاہ صاحب نے لاچار ہو کر تحفہ مین لکہدیا کہ شیعہ جو دعوی کرتے ہین کہ فاطمہ علیہا السلام نے مقدمہ ہبہ رجوع کرکے حضرت علی و ام ایمن و حسنین سے گواہی دلائی۔ یہہ بالکل غلط ہے۔ دعوائے ہبہ از حضرت زہرا و شہادت دادن حضرت علی و ام ایمن یا حسنین علی الاختلاف الروایات در کتب اہلسنت اصلا موجود نیست محض از مفتریات شیعہ است۔ شاہ صاحب بہی آفتاب پر خاک ڈالتے ہین سیاہ آندہی ہین۔ بدیہیات اولیہ سے انکار کردینا گویا اونکا عین مذہب ہے نہ معلوم اس تحفہ نے کیون دہوکہ دہی پر کمر باندہکر سنیون کو مغالطہ دیا (۲۵) کتب معتبرہ اہلسنت مین بہ تفصیل ما تمر لکہا ہے۔ کہ جناب سیدہ ہبہ کا دعوے پیش ہوا۔ علی و ام ایمن و حسنین نے وقوع ہبہ پر گواہی دی۔ خلیفہ صاحب نے بعد سماعت شہادت حکم دیا کہ علی ایک مرد ہین اور ام ایمن ایک عورت ہے حسنین ایک چہوٹے بچے ہین ڈگری کے لئے یہہ شہادت ناکافی ہے۔ اسکے سوا آ[illegible] تو ۲۵ کتابون مین درج ہین۔ مگر شاہ صاحب وہی مرغ کی ایک ٹانگ کہے جاتے ہین۔ کہ افترا شیعہ ہے افسوس ہے دانشمندان اہلسنت پہ کہ ایسی بیہودہ گو آدمی کی تحریر کو سچا سمجھکر کہین جائین کہ شاہ صاحب بہادر نے

یہ لکھا ہے اور یوں لکھا ہے ۔ جو شخص اتنی کثیر التعداد کتب کی تحریر سے
انکار کر سکے اور غلط دکھلائے وہ کس طرح عالم دین کہنے کی قابلیت نہیں
پا سکتا ۔ گر تجربہ [illegible] کنندہ کہا جا سکتا ہے ۔ حقیر نے ہبہ کی بحث کو
رسالہ تقریر دلپذیر میں نہایت صفائی سے بیان کیا ہے ۔ جو صاحب
ملاحظہ فرمائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ بہت لطف اوٹھائینگے ۔ بیس ۲۵
کتابوں میں حال دعوائے ہبہ وغیرہ درج ہے ۔ اون کی [illegible] ارشاد
[illegible] بیان جناب مولانا مفتی السید محمد قلی صاحب اعلی اللہ مقامہ
نے کتاب تشیید المطاعن مطبوعہ مطبع مجمع البحرین لدھیانہ صفحہ ۲۲۹ پر
نقل فرمائی ہے جسکو اشتیاق ہو دیکھ لیوے ۔ منجملہ کتب مذکورہ صدر
دو چار کتابوں کے نام [illegible] ہیں تاکہ [illegible] ہو جاوے کہ
ایسے ایسے علمائے جلیل الشان نے دعوائے ہبہ کا ذکر کیا ہے جنکو
شاہ صاحب [illegible] ہیں ۔ مغنی قاضی القضاۃ ۔ [illegible] العقول
[illegible] فصل الخطاب مواقف ۔ شرح مواقف [illegible] وغیرہ
ہر چند واقعی [illegible] مقدمہ ہبہ گواہی گواہان [illegible] وقت
الساعہ [illegible] ذکر ہے تو کیا انصاف سنی صاحبان اسبات کا یقین کر سکتے
ہیں کہ واسطے ایسا دعوی [illegible] عدالت کے جو فی الواقع سچا تھا علی المرتضیٰ
حسنین علیہم السلام نے بنظر اکتساب مال ناجائز جھوٹی گواہی دی
پس شاہ صاحب کا ہبہ سے انکار کرنا اور مؤلف صاحب کا معاملہ [illegible] کو
سبب اصل و افتراء [illegible] لکھنا صاف دلالت کرتا ہے کہ ہر دو صاحبوں کو

jabir.abbas@yahoo.com

سوائے عداوت و مخالفت اہلبیت امر دیگر مرکوز طبعیت نہین - اگر بقول مولف
صاحب یہہ معاملات قطعاً ساختہ شیعہ ہین - تو بروایت مسلم و بخاری و دیگر
کتب سنیہ سیدہ ابوبکر صاحب سے کیون ایسی ناراض ہوئین کہ یہانتک
زندہ رہین کلام نکیا اور وصیت کی کہ ابوبکر میرے جنازے پر نہ آئے جسکو
شاہصاحب بہی تسلیم کرکے لکہتے ہین کہ یہہ وصیت غایت تستر و حیا سے
واقع ہوی تہی - نکہ بغض و عداوت سے - سب سے قطع نظر کرکے اہل
انصاف سے پوچہا جاتا ہے کہ اگر ابوبکر سے کوئی امر خلاف رضامندی
سیدہ واقع نہ ہوا تہا تو بقول شاہصاحب عبدالحق صاحب وغیرہم نیز
حضرت ابوبکر دروازہ سیدہ پر جاکر کیون عذرخواہ ہوی تہے - کیا مطابق
شرع و موافق حدیث رسول حکم دینے والے شخص کے ذمہ یہہ بات بہی لازمی
ہے کہ مستغیثون کو منتا پہرا کرے - ابوبکر صاحب کا دروازہ اہلبیت پر جانا
عجیب لطف کا رنگ دکہانے والا ہے -

اسبارہ مین نحیف نے رسالہ تقریر دلپذیر مین بالکل نئی طرح کی گفتگو کی ہے
انشاء اللہ تعالے جو صاحب ملاحظہ فرمائینگے - تازہ پہولون کے دماغ پسند
خوشبو سے معطر ہوجائینگے -

الحاصل اس تنقیح مین یہہ بحث ہی کہ آیا متروکات انبیاء مین وراثت مالی
ہوتی ہے یا نہین - لہذا اوس کی تحقیقات کی طرف متوجہ ہوتا ہون - میرے
اور نیز اون سب کے نزدیک جو کسیقدر بہی پاس و ادب اہلبیت ملحوظ رکہتے
ہین سیدہ کا دعوائے ہبہ و وراثت کرنا اور علی و ام ایمن کا وقوع یہہ گواہی

jabir.abbas@yahoo.com

دینا اور پھر عند التنازع وراثت حضرت امیر کا آیات قرآن سے وراثت انبیا پر استدلال کرنا بلا حجت وانکار اس بات کا یقین دلانے والا ہے کہ رسول مقبول نے ضرور سیّدہ کو فدک ہبہ کیا تھا - اور رد بردے ابو بکر صاحب مقدمہ ہبہ کے بر پا کرنیمیں وہ بالکل صحیح البیان تہین اور گواہان ہبہ نے سچی گواہی دی تہی - اور بحث وراثت مین سیّدہ بر سرِ حق تہین اور حضرت امیر قرآن پاک سے وراثت انبیا کی ثابت کرنے مین راستی پر تھے - طمع ولوث ذاتی کو اوس مین ہرگز دخل نہ تھا - جو لوگ کہ سیدہ کو اہل نفسانیت سے جان کر اون کے دعوی کو محمول بطمع کرتے ہیں جیسا کہ مولوی خلیل احمد صاحب مدرس دیوبند مولف ہدایات الرشید نے لکہا ہے کہ جناب فاطمہ نے بہ جوش نفسانیت یہہ دعوی پیش کیا تھا وہ البتہ بخیال حفظ ابو بکر یہہ کہہ سکتے ہین اور کہتے ہین کہ سیدہ نے خواہ جہالت یا طمع نفسانی سے یہہ دعوی دائر کیا تھا - آیہ یوصیکم اللہ کو جناب سیدہ کا دلیل وراثت مین پیش کرنا خود تبلا رہا ہے کہ وہ باعتقاد خود اوسکو عام خلایق پر موثر سمجھتے ہین پس فاطمہ کا دعوی کرنا ہمکو یقین دلانے والا ہے - کہ متروکات انبیا مین نفاذ وراثت ہوتا ہے - علاوہ ازین آیات قرآن پاک وَوَرِثَ سلیمان داؤد ورب ھب لی من لدنک ولیا یرثنی و یرث من آل یعقوب کی تفاسیر مین علمائے اہلسنت قایل بوراثت مال ہوئے ہین - تفسیر بیضاوی وتفسیر کشاف زمخشری و ربیع الابرار وبغوی وتفسیر معالم التنزیل وتفسیر بحر المعانی وتفسیر مدارک وکتاب حیوۃ الحیوان وغیرہا مین لکہا ہے - کہ جناب سلیمان علیہ السلام کو حضرت داؤد کے

متروکات سے سوائے دیگر اموال و متاع کے ایک ہزار گھوڑے ملے تھے تمام کتب و تفاسیر کی عبارت نقل کرنا موجب طوالت سمجھکر فقط بیضاوی شریف کی عبارت جسکو اہلسنت نہایت معتبر جانتے ہین۔ نقل کئے دیتا ہون تاکہ حضرات کو کچھہ تو یقین پیدا ہو کہ انبیا بھی وراثت رکھتے تھے۔ اور ورثا نے اون کی وفات کے بعد ورثہ پایا ہے۔ بیضاوی بذیل تفسیر قولہ تعالی الخ اذ عرض علیہ بالعشی الصافنات الجیاد رقمطراز ہوئے ہین۔ رُوِیَ اِنَّہ علیہ السلام غزا دمشق و لضیبین واصاب الف فرس وقیل اصابہ ابوہ من العمالقہ فورثہا منہ فاستعرضہا الی اٰخرہ دیگر کتب و تفاسیر کی عبارات بھی مثل عبارت متذکرۂ بالا ہین سمجھئے۔ نحن معاشر الانبیاء کو دیمک چاٹ گئی۔ اگر تمام انبیاء کے ورثاء متروکات پدری سے محروم رہے۔ اور رسولان ماسلف کوئی چیز پس از وفات خود نہ چھوڑتے۔ تو بقول مفسرین مذکور الصدر حضرت سلیمان ایک ہزار گھوڑے ترکہ پدری مین کیونکر پاتے۔ جناب خلیفہ اول سے بڑی غلطی ہوئی کہ اونہون نے اور نبیون کو بھی ساتھہ گھسیٹ لیا۔ اگر اسطرح فرماتے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا تھا۔ چونکہ مین خاتم النبیین ہون لہذا مجھکو بارگاہ عزت سے یہہ شرف حاصل ہوا ہے کہ جو ترکہ چھوڑ جاؤن اوسمین اجراء احکام وراثت نہ ہوگا۔ بلکہ بذیل تصدقات سوائے ہمارے خاندان کے دیگر مومنین پر حلال سمجھا جائیگا تو کسیقدر مقلدان ابوبکر کا کام چل سکتا تھا۔ نتیجہ یہہ ہوتا کہ نہ علی انبیاء

ناسبق ہے کہ وراثت کا قرآن سے حوالہ دیتے اور نہ ہم بہ ثبوت وراثت مالی بیضاوی و دیگر تفاسیر کے اوراق اولٹ پلٹ کرتے۔ اور سنئیے حضرت حسن بصری جوکہ صوفیوں کے پیر مغان ہین آیہ وانی بدایہ دورث سلیمانگی تفسیر مین وہ بہی وراثت مالی کے قایل ہوئے ہین۔ دیکہیئے جناب مولف ان معزز لوگون کی نسبت کیا فتویٰ دیتے ہین۔ غالبًا یہہ ہی کہین گے کہ آدمی تو معتبر تہے مگر نہ معلوم کیون بہک گئے۔ یا یہہ کہدین کہ شیعہ نے موقعہ پاکر ہماری کتابون مین اپنی مفید مطلب لکہدیا ہے حامیان ملت سنیتہ بہت کوشش کرتے ہین کہ کسی حیلہ وتدبیر سے ابوبکر صاحب مصئون عن القدح ہون اور جناب سیدہ پر الزام آجائے۔ مگر بقول سعدی سالہا کو کیا آنچ۔ جسقدر توجیہات بیجا وفضول ولاطائل پیش کرینگے اوسیقدر اسیر کمند بلا ہوتے جائینگے۔ ہائے افسوس حضرت عائشہ کا بہی خیال نہین کرتے کیونکہ بقول سنیتہ وہ بہی مثل سیدہ متروکات نبوی کے مدعیہ ہین اگر فاطمہ پر حرف آیا تو عائشہ صدیقہ مجتہدہ اور عثمان غنی سات سمندر پار اوترکر معلوم کس جزیرہ مین پہونچ جائینگے۔ بوکالت حضرت عثمان جناب بی بی صاحبہ آپ بہی اپنے حصہ کی طلبگار ہوئی تہین۔ بخاری شریف مین درباب حدیث بنتی النظر سارا قصہ مذکور ہے کہ عائشہ کے بہیجے ہوئے عثمان خلیفہ ابوبکر کے پاس آئے کہ میری موکلہ کا ترکہ نبی مین آٹہوان حصہ ہوتا ہے۔ اوسکو دلوائے ابوبکر نے اونکو بہی وہ ہی حدیث سنائی۔ جو سیدہ کے سامنے بیان کی تہی۔ تعجب ہے کہ نبی صاحب تمام دنیا کے قصہ عائشہ سے تخلیہ مین بیان کر گئے۔ مگر کبہی اسکا ذکر

jabir.abbas@yahoo.com

نفرمایا کہ ہماری وراثت تم پر حرام ہے۔ کاش بحکم وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ
حضرت تبلیغ احکام الٰہی مین کوتاہی نفرماتے۔ اور محبوب بی بی سے حرمت وراثت کا
اظہار کر جاتے۔ تو اونکی پیاری البتہ کو وہ ندامت نہوتی۔ جو مقدمہ ہارتے وقت
کسی فریق مقدمہ کو ہوا کرتی ہے۔ سب سے زیادہ عجب اسکا ہے کہ جب عائشہ
دیکھ چکی تہین کہ فاطمہ بڑی طولانی بحث کے بعد مقدمہ ارث مین ناکامی حاصل
کر چکی ہین۔ تو انہون نے کس برتے پر مقدمہ دائر کیا تھا۔ اور عثمان صاحب نے
کس حوصلہ پر وکالت نامہ تصدیق کرایا تھا۔ شاید باوا کی چچی کو گہر کی حکومت سمجہکر
ایسا کرنے کی جرأت ہوئی ہو۔ سچی بات یہہ ہے کہ نہ کہین بی بی عائشہ نے دعوی
کیا اور نہ عثمان وکیل بنکر کچہری مین گئے یار لوگون نے ابوبکر کی عزت بڑہانے
کے لئے ایک مضمون گڑہ دیا ہے کہ وہ ایسی پاک وصاف تہی کہ فاطمہ تو بجائے
خود رہین عائشہ کا ہی پاس نکیا۔ اور کورا جواب دیدیا اگر کہا جائے کہ سیدہ کے
ساتہہ مخالفت تہی اس جہت سے فدک ندیا تو عائشہ سے کیا خصومت تہی
جس کے دعوی کو سماعت نکیا۔ اس مضمون کا بناوٹی ہونا خود ظاہر ہے۔
ایک مدعی کا دعوی خارج ہو کر مثل داخل دفتر ہو رہی ہے اور دوسرا اوسی بناء
رد شدہ پر عرضی دعوی لئے ہوئے عدالت کے دروازہ کو جہانک رہا ہے۔
بہلا یہہ بات کسیطرح ہی سمجہہ مین آسکتی ہے۔ اور اگر دعوائے عائشہ کو صحیح
مان لیا جائے تو اقرار کرنا پڑے گا کہ صدیقہ محترمہ ہی اباجان کو نقل نحن معاشر
الانبیاء مین کچہہ سببت سچا نہ جانتی تہین۔ اگر راست گو سمجہتین تو بفور اخراج
دعوائے فاطمہ زبان پیتین کہ میان والد ماجد سے کہی گئی ہو نگی کہ ہمارا کوئی

jabirabbas@yahoo.com

وارث نہین ہے عایشہ کے دعویدار ہونے سے سخت شبہہ پیدا ہوتا ہے کہ
عایشہ ابوبکر کو منقول حدیث مین جھوٹا جاننے والی نہ تہین ۔

حقیر نے اس بحث کو رسالہ سجادیہ مین جسکے جواب سے تمام ہندوستان کے
علمار سنیہ عاجز ہو چکے ہین عجیب وغریب طرز سے بیان کیا ہے ۔ رہی آیہ
دوم یرثنی ویرث من آل یعقوب اوسکی تفسیر مین بہی مفسرین اہلسنت
نے وراثت مال ہی سے مراد لی ہے سدی و مجاہد و شعبی و بغوی و ابن عباس
و حسن بصری و ضحاک و فخر رازی اسکے قائل ہوئے ہین کہ اغلب رائے یہ
ہے کہ حضرت زکریا نے ورثہ پہونچنے کیلئے بیٹے کی خدا سے خواہش کی ہو
عبارت معالم التنزیل نقل کیجاتی ہے ۔ قَالَ الْحَسَن مَعْنَاہُ یَرِثُنِیْ
مَالِیْ ۔ شاہصاحب نے اسجگہ قوت عقل سے عجیب دہوکہ آمیز گفتگو کی
ہے ۔ فرماتے ہین کہ اس آیت مین مال و اثقال سے مراد نہین بلکہ نبوت
سے ہے ۔ چنانچہ لکہتے ہین کہ مراد وراثت منصب است کہ اشرار بنی اسرائیل
بعد از من بر منصب نبوت مستولی گشتہ مبادا کہ تحریف احکام الٰہی و تبدیل
شرائع ربانی نمایند و علم را محافظت نکنند ۔ و بدان عمل نہ آرند ۔ کیا خوب
دعا ہے کہ مجھکو بیٹا عنایت کر جو مہمات نبوت کی پوری نگہداشت کرے ایسا
نہ ہو کہ فاسقین و فاجرین غلبہ پاکر شریعت کو درہم و برہم کردین ۔ اہل عقل
غور فرماتین کہ نبوت بہی ایسی چیز ہے جسپر بلا حکم خدا کوئی شخص متصرف
ہوکر دین کو تباہ و برباد کردیوے ۔ اگر حضرت زکریا کے بیٹا پیدا نہ ہوتا تو
کیا امر رسالت معطل رہکر دین خدا ظالمون کے پنجہ مین پہنس جاتا ۔ حضرت

jabir.abbas@yahoo.com

زکریا علیہ السلام حسب عقیدہ شاہصاحب اتنا ہی نجانتے تھے کہ بحکم لاینال عہدی الظالمین منصب امامت و نبوت ظالمون کو نہین پہونچ سکتا۔ یہہ عہدہ خداداد ہے جسکو اللہ اوسکے قابل دیکھتا ہے عنایت فرماتا ہے اگر بقول شاہصاحب یہہ دعا اسی معنی پر واقع ہوئی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زکریا نے خدا کو ہدایت کی اور بیدار کیا کہ مجکو بیٹا عنایت کر ورنہ نبوت پر غارتگر مسلط ہو جائینگے۔

افسوس ہے کہ شاہصاحب نے بضد و عداوت سیدہ آیہ وارثت کے ایسے معنی بیان کئے کہ جس سے ایک اولوالعزم نبی کی معرفت مین بڑا بھاری دہبہ لگتا ہے۔ الفاظ دعا یہہ ہین کہ یرثنی ویرث من آل یعقوب یعنی وہ مولود جسکے عنایت کرنے مین استدعا کرتا ہون۔ مجھسے ورثہ لے اور آل یعقوب سے لے۔ تو کیا نبوت کے اجزا اور حصہ ہوا کرتے ہین۔ کہ کچھہ اس گھر سے اور کچھہ اوس گھر سے لیجائے۔ یہہ بات ہرگز نہین۔ بلکہ اصل حقیقت یہہ ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام پیر خمیدہ پشت ہوگئے تھے اور اونکی زوجہ گرامی سن یاس کو پہونچ چلی تھین جس سے زاد و ولد بظاہر بعید تہا ایسے وقت مین بحالت مایوسی اونہون نے دعا کی تہی تاکہ باقیات الصالحات سے تمتع اوٹھائین اور اون کی املاک و جائداد جو کہ تمامی شرعی ذمہ داریون سے پاک و صاف تہین اشرار و فجار کے ہاتھہ مین نہ پڑین مال حلال کی حفاظت مین دعا و تدابیر شائستہ سے کوشش کرنا معیوب نہین بلکہ ممدوح ہے۔ پس واضح ہوگیا کہ انبیاء کے متروکات بہی ہوتے ہین۔

اور اون مین اجرا ور اثت بہی ہوتا ہے۔ اور سیدہ کا دعویٰ جائز طور پر ہوا تہا۔ اور خلیفہ ابوبکر نے نحن معاشر الانبیاء کے بیان کرنے سے سیدہ کے حقوق واجب تلف کر ڈالا۔

تنقیح چہارم

(آیہ یوصیکم اللہ نبی و غیر نبی دونون پر شامل ہے یا کہ نفس نبی اوس سے مستثنے ہے۔)

اس آیت کی نسبت شیعہ یہہ کہتے ہین کہ اولاد نبی و غیر نبی بموجب آیت اپنا اپنا حصّہ مورثون کے ترکہ سے پا سکتے ہین۔ خدا نے دختر و پسر کے حصّہ کی تعداد اس مین بتلادی ہے۔ سُنی صاحب یہہ فرماتے ہین کہ اس آیت کا انبیاء سے تعلق نہین امت کو حکم دیا گیا ہے کہ تقسیم ترکہ اسطرح کرنا چاہئیے۔ اہل انصاف کے سامنے فریقین کا ثبوت دکہلایا جاتا ہے۔ عاقل لوگ بمعائنہ دلایل فریقین نتیجہ نکال لیوین کہ آیت کا مطلب عام ہے یا خاص۔ ÷ ۔

دلایل شیعہ

اوّل ہمارے نبی صلعم و دیگر انبیاء علیہ السلام مثل سایر الناس کہاتے پیتے سوتے جاگتے تہے۔ عمدہ پوشاک پہنتے تہے۔ اونٹ و گہوڑے وغیرہ چڑہتے تہے۔ عورات سے لذتین اوٹہاتے تہے۔ بال بچے اولاد مراد

سب رکھتے تھے یہہ کیا معنی کہ اولاد کو اون کا ترکہ نہ ملے - اولاد انبیاء پر بڑی
سختی معلوم ہوتی ہے کہ اون کے باپ کا ترکہ لوگ کہائین اور وہ مایوسانہ
دیکھ دیکھکر دم نہ مارین - یہہ صریح جبر ہے اور جبر و ظلم ذات خداوندی سے
بعید ہے - سوائے ازین قرآن پاک مین کسی جگہہ صراحتاً یا کنایتہً اسکا ذکر نہین
ہے - کہ نبیون کی اولاد اپنے مورثون کے ترکہ سے محروم کیگئی ہے -
کتاب اللہ ہر رطب و یابس پر شامل ہے - کسی جگہہ اسکا ذکر نہ ہونا آیہ یوصیکم اللہ کا
عام لوگون کے حق مین موثر ہونا ثابت کرتا ہے -

دوم بعد منسوخی ہبہ جناب سیدہ نے اس آیت کے بناء پر دعوای وراثت
پیش کیا - حضرت علی نے بروایت کنز العمال وغیرہ بطرفداری سیدہ اجراء
وراثت پر قرآن سے دلایل پیش کئے عایشہ نے متروکہ نبی کو قابل جریان
وراثت جانکر آٹھوین حصہ کا مطالبہ کیا - عثمان نے پیروی مقدمہ کا بار
اپنے ذمہ لیا - + -

دلایل اہلسنت

سنی صاحب کوئی بات ایسی دل لگتی ہوئی بیان نہین کرتے جس سے
خیال کیا جاوے کہ یوصیکم اللہ قاطع حقوق ورثاء انبیاء ہے - البتہ
شاہصاحب نے حضرت ابوبکر کی بارہوین طعن مین فقط اسیقدر لکھا ہے
کہ لفظ کم خطاب بامت است - نہ بہ پیغمبر - مگر حضرت ممدوح نے کوئی
دلیل بہ ثبوت مدعا خود نہین لکھی - ویسے ہی گول مول چھوڑ گئے - البتہ

jabir.abbas@yahoo.com

مولوی محمد قاسم صاحب بانئے مدرسہ دیوبند و موئف ہدیۃ الشیعہ نے ایک بڑی دلیل لکھی ہے۔

فرماتے ہیں کہ اسجگہ خدا مثل کلکٹر ہے۔ اور نبی سررشتہ دار۔ سررشتہ دار جب بحکم کلکٹر کسی مجرم کو حکم سناتا ہے تو اسجگہ قرینہ بیان یہ ہوتا ہے کہ صاحب بہادر تمکو ایک ماہ کی قید یا پچاس روپیہ جرمانہ کرتے ہیں۔ تو گو اوس حکم کا سنانے والا سررشتہ دار ہوتا ہے۔ مگر اوس حکم سے اوسکے نفس کو کوئی فائدہ و ضرر نہیں ہوتا۔ ایسے ہی نبی بحکم خدا امت کو ہدایت کرتے ہیں۔ کہ اے معشر مسلمین خدا تمکو یہ حکم دیتا ہے کہ دختر کا ایک حصہ اور پسر کے دو حصے ہوتے ہیں۔ پس نبی کی ذات اس حکم سے بچی ہوئی ہے۔

دوسری دلیل یہ لکھتے ہیں کہ وراثت مردہ کی تقسیم ہوا کرتی ہے نکہ زندہ کی نبی گوشۂ قبر میں زندہ موجود بیٹھے ہوے ہیں۔ اس صورت میں تقسیم ترکہ کیونکر ممکن ہے۔

افسوس کہ ابوبکر کے ذہن عنداً رجوع دعویٰ یہ حجت قوی ہر گز نہ ہوئی ورنہ وہ ضرور پیش فرما دیتے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوتا۔ سیدہ بہ ثبوت مرگ اَنْبِيَاءَ اِنَّكُمْ مَيِّتُوْنَ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ قرآن سے نکالکر دکھلا دیتیں۔ دونوں فریق کی حجت و دلائل مثل آئینہ اہل نظر کے سامنے ہیں جسطرف عقل رہنمونی کرے جھک جائیں۔

تنقیح پنجم

لفظ لم یورثو سے مستدلہ مولف صاحب سے عام وراثت کی نفی ہوتی ہے یا کیا ۔

ہرگاہ اکابر علماء سنیہ کے بیانات سے تنقیحات ماسبق مین ظاہر ہوچکا ہے کہ انبیاء نے ترکہ چھوڑا جسپر اون کی اولاد متصرف ہوئی اور حضرت زکریا نے تحفظ مال جائز و مباح کیلئے استدعاء اولاد کی اور حدیث نحن معاشر الانبیاء ما ترکناہ صدقہ بیان کردہ حضرت ابوبکر منجر ترک جائداد وغیرہ ہے تو حدیث کافی اِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِرْهَمًا وَدِیْنَارًا مین جو لفظ لَمْ یُوَرِّثُوْا وارد ہوا ہے وہ اثبات پر دلالت نہین کرتا کہ انبیاء سوائے پشتارۂ حدیث اور کچھ گھر مین چھوڑتے ہی نہین جس سے ورثاء مستفید ہون بلکہ صاف و صحیح مطلب یہہ ہی ہے کہ علماء نے وراثت انبیاء مین علم پایا ہے نہ درہم و دینار طالب علمون کی زبلیات اور نفس معاملات مین بڑا فرق ہوتا ہے ۔ مولف صاحب کو چاہئے کہ اپنے اون علماء و مفسرین کو جنہون نے ارث انبیاء مین نفاذ وراثت جائداد بھی سزائے تازیانہ دیدیکر پوچھین کہ نبیون کے پاس تو سوائے علم حدیث کے اور کوئی چیز ہوتی ہی نہین پھر تم کیسے کہتے ہو کہ حضرت سلیمان نے وارثین ہزار گھوڑے پائے تھے ۔ عائشہ کی روح کو بذریعہ مسمریزم طلب کرکے پوچھین کہ آپنے آٹھوین حصہ کا کیون دعویٰ کیا تھا ۔ عثمان صاحب کو چشم نمائی [illegible] کہ [illegible] وکالت نامہ لیکر عدالت مین کیسے گئے تھے ۔ قاضی صاحب کا [illegible] کہ آپ خواہ مخواہ باین جلالت و عظم شان ترکہ داود مین مال کا [illegible]

کیون آمادہ ہوگئے ۔ حسن بصری کا جبہ درویشی اوتار کر پوچہین کہ ای حضرت آپ یا بن کشف وکرامات و سیر ارض وسموات خلاف مقصود خدا رب بیب لی مین لدنک دنیا مین یہہ رائے دینے پر کیون آمادہ ہوگئے کہ اس دعا کا وراثت مال پر مشتمل ہے ۔ یہہ لوگ مؤلف صاحب کو سمجہا وینگے ۔ کہ حضرت یحییٰ ہی کی سیر سے اکثر لوگون نے قرآن سے ہدایت پائی ۔ اور اکثر نے ضلالت مین امید کرتا ہون کہ بعد معاینہ نتیجہ بر ترجیح تنقیح کسی عاقل کو یہہ وہم کرنے کی گنجایش نملے گی ۔ کہ انبیا مطلق کوئی چیز نہین چہوڑتے ۔ اور اون کے متروکات نا قابل اجراء احکام وراثت ہین ۔

مؤلف صاحب کو لازم ہے کہ قایم مقامی مولوی عبد العزیز صاحب جو اونہون نے تقریر کی ہے ۔ جسکو صاحب تشئید المطاعن نے باطل کیا ہے پہلے اوسکو حرف بحرف رد کر دین تب مصنفون کی جماعت مین بیٹہنے کا نام لین ۔ ورنہ اونکی کوئی بات لائق سماعت وپذیرائی نسمجی جائیگی ۔

مؤلف پر لازم ہے کہ پہلے یہہ لکہین کہ مقدمہ ہبہ رجوع کرنے مین سیدہ نے اپنے والد ماجد پر افترا کیا ۔ یا کہ دعوی اون کا صحیح تہا ۔

دوم ۔ ۲۵ ۔ کتابون مین جو حالات ہبہ کے لکہے ہین وہ کتابین معتبر ہین یا نامعتبر بصورت نامعتبر ہونے کی دلیل کیا ہے ۔

سوم ۔ علیؑ وام امین نے جو گواہی دی وہ سچی تہی یا جہوٹی ۔

چہارم ۔ عبد العزیز صاحب نے جو دعوائی ہبہ و شہادت گواہان سے انکار کیا ہے ۔ اور ۲۵ ۔ کتابون مین اوسکا حال درج ہے ۔ اندرینصورت

ہبہ کو مفتریات شیعہ بیان کرنے مین شاہ صاحب کا بیان کہان تک قابل وثوق ہے۔

پنجم۔ درحالیکہ مولف صاحب لکہہ چکے کہ معاملہ فدک بے اصل و افتراء شیعہ ہے۔ تو سیدہ و عائشہ کا مدعی وراثت ہونا حضرت علی کا توراث انبیاء کو آیات قرآن سے ثابت کرنا سیدہ کا ابوبکر سے ناراض ہوکر سد باب کلام کرلینا ابوبکر کا بروایات مدارج النبوۃ و کتاب الوفا بیہقی و شرح مشکواۃ وفصل الخطاب و ریاض النضرۃ و کتاب الموافقہ ابن السمان وغیرہا مندرجہ تشئید المطاعن صفحہ ۷۲۲ کیا معنی رکہتا ہے۔ اگر فدک پر کوئی نزاع نہ ہوا تھا اور شیعہ نے مفتری بنکر خواہ مخواہ ابوبکر کے سر پر طوفان تھوب دیا تہا۔ تو یہہ اتنی باتین کہان سے پیدا ہوگئین۔

مولف صاحب ارشاد فرماتے ہین کہ وہ شیعہ کو فترا پرداز بتلانے مین سچے ہین یا ان کے علماء سابقین ان واقعات کثیرہ و عدیدہ کے بیان کرنے مین جہوٹے ہین۔ آخر دونون مین کوئی سچا ہی ہے۔

الحمداللہ کہ ہر پنج تنقیح مین مولف صاحب کے دعوی کی کشف حقیقت کیگئی اگر تا مدۃ العمر جواب دینے مین کوشش کرنا چاہین گے۔ توانشاءاللہ ایک بات کا جواب معقول نہ دےسکینگے۔ یہہ لطیفہ بہی قابل سننے اور یاد رکہنے کے ہے۔ مولف صاحب تائید غیبی کے صفحہ ۴۔ سطر ۴۔ پر لکہتے ہین کہ بخاری مین لکہا ہے۔

کہ عمر ابن خطاب نے علی و عباس و عثمان و عبدالرحمان بن عوف و

وسعد بن ابی وقاص و زبیر بن العوام سے پوچھا کہ قسم دیتا ہون مین تم لوگون کو اوس خدا کی جس کے حکم سے قایم ہے آسمان و زمین آیا جانتے ہو تم تحقیق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نہین ہم وارث کئے جاتے جو چیز کہ چھوڑا ہم نے اوسکو وہ صدقہ ہے۔ سب نے کہا کہ واللہ ہان کہا ہے پھر متوجہ ہوئے حضرت عمر طرف حضرت علی و عباس کے۔ پس کہا کہ ہم قسم دیتے ہین تم دونون صاحبون کو آیا تم دونون جانتے ہو کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایسا فرمایا ہے۔ دونون صاحبون نے کہا کہ واللہ یون ہی ہے آگے مولف صاحب لکھتے ہین کہ یہہ حدیث اکثر صحابہ جانتے تھے نہ صرف حضرت ابوبکر خصوصاً حضرت علی کو جو شیعہ کے نزدیک معصوم ہین اوسی صفحہ چار ۴ پر مولف صاحب بخاری سے دوسری حدیث نقل کرتے ہین کہ قَالَ اَبُوبَكرٍ وَعُمَرَ وَعَلِىّ وَعَائِشَةَ لَانُورِثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةً واہ یہہ عجیب نغمہ بے وقت ہے۔ بروقت بحث وراثت بعد ابوبکر ایک گواہ حدیث لانورث نہ تھا۔ اور عمر صاحب کے سامنے تو ڈھیرون نکل پڑی۔ ابن ابی الحدید شارح نہج البلاغہ نے ایک طولانی عبارت مین بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سماعت پر کسی نے گواہی نہین دی چنانچہ وہ فقرہ یہ ہے فَاِنْ كَانَتْ هٰذِ الرِّوَايَاتِ ايام ابی بکر وَمَا نُقِلَ اَنْ اَحَدًا مِنْ هٰؤُلَاءِ يَوْمَ خُصُوْمَةِ فَاطِمَةَ وَاَبِى بَكْرٍ رَوٰى مِنْ هٰذِ اشَيْئًا ۔ دو رکیون گئے شاہ صاحب ہی تو قبول کرتے ہین۔ کہ اوس وقت اس حدیث کی سماعت کا حال کسی دوسرے سے دریافت نہین کیا گیا

چنانچہ ابوبکر کے بارہوین طعن مین لکھتے ہین - کہ چون این خبر را (یعنے حدیث وراثت را) ابوبکر خود شنیدہ بود صاحب تفتیش از دیگرے نداشت - بہلا یہہ بہی کوئی بات ہے - کیون حاجت تفتیش نہ تہی خاندان نبوت کا جنکی اطاعت بحکم حدیث ثقلین ابوبکر و تمام امت پر فرض تہی معاملہ تھا ابوبکر پر لازم تھا کہ اپنے کلام کی تصدیق کے لئے دو چار گواہون کا بیان ضرور قلمبند کر لیتے تاکہ فاطمہ پر حجت ہو جاتی علی سے کہتے کہ حضرت آپ کے سامنے نبی صاحب لانورث فرما گئے ہین - آج آپ کی بی بی صاحبہ خلاف اوسکے ورثہ مانگ رہی ہین - ذرا اون کو سمجھا دیجئے کہ تم بوجہ اولادِ نبی ہونیکے باپ کے ترکہ سے محروم ہو چکی ہو عام خلایق کی طرح تمکو ورثہ نہین ملسکتا اگر سر دربار مرتضے ایسی گواہی دیتے تو فاطمہ چپکی ہو کر گہر مین بیٹھ رہتین نہ ابوبکر سے ناراض ہو کر باب کلام بند کرتین اور نہ بروقت رحلت وصیت فرماتین کہ ابوبکر کو میرے جنازہ پر نہ کہڑا ہونے دینا - اور نہ ہم لوگ بطرفداری سیدہ صاحب کی بعض الفاظ سے مذمت کرتے -

غرضکہ بیانات گواہان لینے مین سوائے فائدہ کے کوئی نقصان تہا مگر ہر کسے مصلحت خویش نکو میداند - خلیفہ صاحب نے اسمعاملہ مین ضرور کچھ فائدہ دیکھا ہوگا -

بخاری شریف مین عائشہ و عثمان و علی و عباس وغیرہا کا حدیث وراثت پر گواہی کا دینا لکہا ہے اور بخاری ہی مین دربابِ حدیث بنی النضیر یہہ بہی درج ہے کہ عائشہ نے ابوبکر سے آٹہوان حصہ بوکالت عثمان طلب کیا - دیکھو صفحہ

(۲۰۴) تشئید المطاعن ۔ نہ معلوم مولف صاحب ان ہر دو روایات مخالفہ ومتضادہ سے کسکا اعتبار فرمائین گے ۔ بڑا غضب ہوا اختلاف کلام کے جرم مین بی بی بخاری بے اعتبار ہوئی جاتی ہین ۔ عائشہ بھی عجیب دلال تہین ایک جگہ کہتی ہین کہ متروکات نبی صدقہ ہین اون مین وراثت جاری نہین ہوسکتی ۔ اور دوسرے موقعہ پر خود مدعی وراثت ہوکر مقدمہ لڑا بیٹھین ۔ خیر یہہ تو عورت تہین مگر عثمان بہی بہک گئے ۔ حدیث لانورث کی گواہی بہی دی اور مقدمہ وراثت کا وکالت نامہ بہی لکہا لیا ۔ حضرت ابوبکر اک سادہ طبیعت وشریف مزاج آدمی تہے ۔ ورنہ عثمان کو قانون پیشہ سمجھکر بجرم دہوکہ بازی و خلاف بیانی سپرد سشن کردیتے ۔ حقیقت مین شیخ سعدی نے صحیح کہا ہے

نکوئی با بدان کردن چنان است کہ بد کردن بجائے نیک مردان

اگر ابوبکر صاحب عثمان کی چالاکی سے چشم پوشی نکرتے اور سیدہ کا فوجداری پر سپرد کردیتے ۔ تو اون کو اپنی عہد خلافت مین یہہ جرات نہوتی کہ تمام فدک کو مروان کے پیٹ مین بہیج دیتے ۔ دیکہو رسالہ تجاویہ مولفہ حقیر انعافات وقت سے حدیث وراثت کے تمام گواہ چل گئے ۔ علی وعباس بہی اسطے درجہ کے گواہون مین داخل ہین اور روبروے عمر اونہون نے ایک بڑے جلسہ مین نہایت شد و مد و واللہ باللہ کے ساتہہ شہادت ادا کی ہے ۔ ہمنے رسالت مآب کی زبان سے یہہ حدیث سنی ہے ۔ کہ ہمارا ورثہ صدقہ ہے ۔ احکام وراثت اوسپر نفاذ پذیر نہین ہوسکتی ۔ مگر صحیح مسلم کی کتاب الجہاد مین مذکور ہے ۔ کہ علی و عباس نے حضرت عمر کے اجلاس مین دعوی

jabir.abbas@yahoo.com

فدک پیش کیا۔ جسپر اونہون نے یہہ جواب دیا کہ اے علی و عباس
اس مقدمہ کو تم نے ابوبکر کے سامنے پیش کیا تہا۔ پس جبکہ اونہون نے
تمہارے خلافِ مراد فیصلہ صادر فرمایا تو تم دونون نے اونکو کاذب غادر
و خاین و آثم سمجہا۔ مین ابوبکر کی رائے کو توڑکر تمکو ڈگری نہین دے سکتا۔ تم مجکو
بہی ایسا ہی جانتے ہو۔ جیسا کہ میرے بڑے بہائی کو جانتے تہے۔ بخاری
و مسلم کی بہی عجیب پرنور روایات ہین نہ کہین ہیر ہے نہ پہیر۔ کسی جگہہ لکہا ہی
کہ فلان فلان حدیث وراثت کی گواہ تہے اور پہر اونہین گواہون کو لکہا ہے
کہ مدعی وراثت ہوئے او حاکم کو جہوٹا اور دغاباز کہا ایک اجلاس سے مقدمہ
ہارے اوسپر صبر نکیا دوسرے حاکم کے یہان اوسی مقدمہ کو مجدد دایر
کرادیا۔ دفعہ ۱۳ ضابطہ دیوانی کا بہی خیال نکیا۔ چونکہ اہلسنتہ کی صحیحین مین یہہ
خلاف عقل جہگڑے درج ہین۔ وہ ہی جواب عنایت فرمائین کہ یہہ کیا قصہ
ہے۔ یہہ کیسے لوگ تہے جو کبہی گواہ بنے۔ اور کبہی مدعی بنکر حاکم کو جہوٹا
سمجہا۔ ایک جگہہ مقدمہ ہارا دوسری جگہہ دایر کیا۔ کسی عالم اہلسنتہ نے آجتک
اس پیچیدگی کو نہین سلجہایا۔ ہان مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی مولف
ہدایۃ الشیعہ نے علی و عباس کی نسبت لکہا ہے کہ ایک مرتبہ ابوبکر کے اجلاس مین
مقدمہ دایر کرکے بعد ناکامی جو عمر کی کچہری مین عرضیدعوی لیکر پہونچ گئے۔ اُسکی
وجہہ یہہ تہی کہ یہہ بزرگوار بشر تہے اور بشر سے سہو ہونا ممکن ہے۔ پس انہون نے
بہول کر دعوی کردیا الخ۔ عجب ہوائے محو و سہو چلی کہ کئی آدمی بہول بہلیان مین
پڑگئے۔ عائشہ و عثمان حدیث وراثت کی گواہ اور پہر اوسی بات کے

Presented by: Rana Jabir Abbas

بہوے بہکے ہوئے مدعی عیلے و عباس گواہ اور پہر دعویدار بہول چوک ایکدفعہ ہوتی ہے نہ چند بار اول ابوبکر کے عہد مین بہولے پہر عمر زان بعد عثمان کیوقت مین دعوائے فدک کرنے سے سہو کیا۔ غرضکہ ہر وقت اور ہمیشہ بہولتے ہی رہے۔ یاد کیون آتا مطلب کے خلاف بہی تہا۔

مولف صاحب بار بار بخاری کی احادیث گہسیٹ گہسیٹ کرلاتے تہے دیکہو ہمنے اوسی صفحہ کے اندر جسکو اونہون نے چہیڑا تہا۔ یعنے یہہ کہ علی بہی حدیث وراثت کو جانتے تہے۔ ایسا جال مین پہانسا ہے کہ جتنا اوچہل کود کر دام بلا سے ہاتہہ پیر چہوڑانا چاہینگے بند پر بند جکڑتا جائیگا۔ تا اینکہ دم گہٹ گہٹا کر جان ہوا اور روح فنا ہو جائیگی۔ رسالہ تائید غیبی کے صفحہ (۱۶ سطر ۱۲) پر مولف صاحب لکہتے ہین۔

ناظرین کو مژدہ ہو کہ اس کمترین نے ایک رسالہ شیخ حبیب احمد شیعی کے اشتہار کے جواب مین لکہا ہے۔ چونکہ اوس شپرہ چشم کور باطن نے حضرت ابوبکر و عمر کے ایمان و اسلام مین بہی کی ہے لہذا اوسکا ثبوت تحقیقاً و الزاماً عقلاً و نقلاً کتب معتبرہ سے باقوال آئمہ کرام لکہا گیا ہے۔ اور اثبات خلافت خلفاء راشدین و ابطال اعتراضات معترضین کمال بسط و تفصیل سے کیا ہے۔ اور قریب تیس ۳۰ روایتون کی کہ اکثر کتب شیعہ کی ہین۔ ثبوت خلافت خلفاء راشدین مین لکہی گئی ہین۔ اور حدیث خم غدیر کی پوری بحث مذکور ہے۔ اور در باب شان نزول آیہ کریمہ یا ایہا الرسول بلغ الآیۃ فریقین کے مفسرین کے اقوال مع ما لہ و ما علیہ کے مسطور ہین۔ اور اہلبیت و عترت کی نسبت جوکچہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

شیعون کے خیالات ہین وہ دیکھلائے گئے ہین - عنقریب انشاء اللہ تعالے یہہ رسالہ چھپکر ہدیہ ناظرین ہوگا - واہ سبحان اللہ ہم تو مدت سے منتظر تھے کہ کوئی صاحب اشتہار آئینہ حق نما کا جو کہ شیخ حبیب احمد صاحب سہارنپوری نے شائع کیا ہے جواب لکھین - تو حقیقت اہلسنت کھلجائے -

امروہہ سے مولوی محمد احسن قوم نوباف نے ایک جواب لکھا تھا - جسمین مثل مولف اپنی تمام کتابون کو بے اعتبار بتلایا گیا تھا - حالانکہ بخاری و مسلم بھی اوسی مین داخل ہین - اوسکا جواب بذریعہ حمایت الایمان امروہہ سادات نے چھاپا تھا - اور ایک لاکھہ روپیہ انعام مجیب کے لئے تجویز کیا تھا - آجتک تو کسی نے دم نمارا تھا - مگر اب مولف صاحب نے کروٹ بدلی ہے - دعوی تو پرزور معلوم ہوتا ہے مگر نتیجہ مین وہی تین کانی ہونگی جہلا رسنیہ تو بہت خوش ہو رہے ہونگے کہ مولف صاحب بڑے محقق ہین مگر عقلا خود سمجھ اندر شیخین کے باایمان ہونے کا جو مولف صاحب نے ثبوت دینا چاہا ہے … اونکو آگاہ ہونا چاہئے کہ اشتہار … استدعا کی ہے - کہ ہر دو رسالہ … دونون صاحبون کا دنیا سے ایمان … ثابت کردو - مولف صاحب نے یہ نہین لکھا کہ ہم رسالہ مذکور کے اون مضامین کو جو کہ مثبت کفر و نفاق شیخین لکھے گئے ہین - باطل کر کے اپنے خلیفون کا باایماندار ہونا ثابت کرینگے - اس سے ہمکو ایک نوع کی تشویش ہوگئی - کہ بخاری و مسلم و مشکواۃ وغیرہا سے لکھدین گے کہ قال ابوھریرہ وقال عائشہ وقال عکرمہ وقال عمر ابن سعد وقال شمر ذی الجوشن

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگر مولف نے رسالہ سجادیہ کا رد نہیں لکھا اور ویسے ہی قلم اوٹھایا ہے تو اونکو لازم ہے کہ مسودہ کو پہاڑ پھوڑ کر خاک سیاہ کردیں خلاف منشاء اشتہار اگر جواب ہوا تو ردیات میں نیلام کردیا جاویگا۔ معاملہ غدیر عونا کا شاہ صاحب تحفہ میں بہت کچھ لکھ چکے ہیں اوسکا جواب مجلدات عبقات الانوار میں جلد دوم حدیث غدیر سے دیا گیا ہے۔ مولف صاحب کو لازم ہے کہ اوس جلد کا جواب دیکر حدیث غدیر کا غلط مقصود شیعہ ہونا ثابت کریں۔ ورنہ جو کچھ لکھا ہے وہ بچوں کو تنگ بنانے کے لئے دیدیں۔ ہماری سرکار میں غیر ٹکسال عزیزون کی قدر و منزلت نہیں ہے اشتہار آئینہ حق نما میں ہمنے پہلے یہہ شرط لکھدی ہے کہ براہ بندہ نوازی کمیٹی جانچ کے لئے عاملہ و مرتب کرکے تین ۳ نمبر ہائے مندرجہ اشتہار کا ہم سے ثبوت لے لیجئے۔ رسالہ سجادیہ کا جواب تیار فرمانے سوائے اسکے کہ بقاعدہ مناسب مناظرہ ہو آپکے لکھے اور جواب ہمارے یہاں قبول نہوگا۔

مولف صاحب اگر شرائط اشتہار ملحوظ رکھ کر جواب دیں تو بہتر ورنہ خاموش ہیں جیسے کہ قدیم سے اون کے بزرگ بمقابلہ شیعہ رہے ہیں۔ صفحہ ۱۲ و ۱۳ پر مولف صاحب دو آیتیں قرآن پاک کی پیش کرتے ہیں۔ اول آیہ خمس واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی والیتمی والمسکین وابن السبیل۔ دوم آیہ۔ ما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القری فللہ وللرسول ولذی القربی والیتمی والمسکین وابن السبیل الی آخرہ ہر دو آیات سے وہ یہہ نتیجہ

jabir.abbas@yahoo.com

نکالتے ہین کہ خمس وہ مالِ فی ہین چونکہ چند حصہ کئے گئے ہین لہذا اومین بھی
کثرتِ حصہ داران اجراء احکام وراثت نہین ہو سکتی وقف وہبہ و میراث سب باطل
دعوائے بلا دلیل ہے ۔ مولف صاحب کو آگاہ ہونا چاہئے کہ اموال متذکرہ کے
تقسیم کرنے کو یہہ چہہ موقع بتلائے گئے ہین ۔

مطلب ظاہر یہہ ہے کہ اس مال کو اور ضرورتون مین صرف نہ کیا جاوے
سوائے ان مقامات کے جنکی تفصیل درج قرآن ہے چہہ حقدارون مین تین
مستحق متعین ہین اور تین مجہول - خدا و رسول و ذی القربے کی تشخیص بلا
تردد ہے - یتیم و مسکین و مسافرین مین کلام ہو سکتا ہے مگر تین صفات آخر کی
آدمی خاندان رسول مین بھی موجود ہین - پس کیون نہین ممکن ہے کہ تمام آیت
خاندان رسول کو فائدہ پہونچانے والی ہو - یہہ نہین ہو سکتا کہ اپنے گھرانے
کے یتیم و مسکین فاقہ سے مرین اور دوسرون کا پیٹ بھرا جائے اول
خویش بعدہٗ درویش پر تمام اہل اللہ لوگون کا عمل ہے - یہہ آیت اون لوگون
سے علاقہ رکھتی ہین - جن پر زکواۃ حرام کی گئی ہے - عام یتیم و مسکین و
مسافرین کو اس حکم مین داخل سمجھا جائے تو بڑی نا انصافی ہے - کہ وہ
زکواۃ پر بھی ہاتھ مارین اور خمس و مالِ فی سے بھی بہرہ یاب ہون - اور
یتیمانِ آلِ محمد زکواۃ سے بھی محروم رہین - اور خمس جو اون کا اصلی
حق ہے اوسمین بھی حصہ نہ پائین - اس مال مین آدھا صاحبان سید کا
بلا شراکت غیرے بھی ہوتا ہے - کیونکہ خدا کا حصہ رسول کا حصہ تھا بعد
انتقالِ رسول متعلق والی و ذی القربے جو کہ سیدہ ہین دو حصہ خدا و رسول کے

jabir.abbas@yahoo.com

اور ایک حصہ اپنا پاکر تین حصے کے مالک ہو جائینگے جو کہ پورا نصف ہوتا ہے اگر مؤلف صاحب اسموقع پر یہہ فرمائین کہ خدا و رسول کا حصہ امام زمانہ کا تہا ۔ اور وہ ابوبکر تہے ۔ ہمکو اس کے تسلیم کرنے سے کچہہ عذر نہین ۔

مگر حضرات اہلسنت اتنا ثابت فرما دیوین کہ ابوبکر و عمر کو انحضرت نے اپنا جانشین فرمایا تہا ۔ جو صاحب اس بات کا ثابت کرنا چاہین وہ پہلے شاہ صاحب کے اس قول مندرجہ تحفہ کی اصلاح کا فکر فرمالیں کہ خلفاء ثلثہ نہ معصوم اند و نہ منصوص ۔ پس جبکہ عبدالعزیز جیسے ہواخواہ ثلاثہ کو اون کے غیر منصوص ہونے کا اقرار ہے تو ایسے لُٹیرو ہونڈو خلفاء کو مال خدا و رسول کا مالک جائز قرار دینا سراسر بعید العقل ہے بخاطر داشت حضرات اہلسنت ہمنے مان لیا کہ بوجہ تعلقات سیاست و حکومت حضرت ابوبکر امام وقت تہے ۔ اور حقوق خدا و رسول پر اونکو تصرف کرنے کا منصب تہا ۔ تو کیا اس امامت سے وہ سہم ذوی القربیٰ کو بہی شیر مادر سمجھکر ہضم کر سکتے تہے ۔ امام وقت پر یہہ بہی تو لازم ہے کہ حقداروں کو اون کا حق واجب پہونچائین ۔ اہل قرابت یتیموں مسکینوں مسافروں کو اون کا حصہ واجب عنایت فرماوین ۔ ہم اتنی دردسری گوارا نہین کرتے کہ اسوقت کتنے ساکین و مسافرین کی فہرست بتائین کہ کس کسکو دیا گیا ۔ فقط ذوی القربیٰ کی بابت خیر اندیشان خلفاء سے پوچہتے ہین ۔ کہ بندہ کو مال خمس سے کتنے خوار گیون دئے ۔

Presented by: Rana Jabir Abbas

فدک سے جسکی بروایاتِ اہلسنت مندرجۂ تشئید المطاعن ایک لاکھ چوبیس ہزار روپیہ سالانہ آمدنی تھی ۔ کتنے ہزار روپیہ دیئے ۔ آخر ان جیتے جاگتے ذوی القربیٰ کو بھی دیا ۔ یا سب خود ہی سمیٹ لیا ۔

شاہ صاحب ابوبکر کے بارہویں طعن میں لکھتے ہیں کہ مال آنجناب بعد از وفات حکم وقف دارد بر جمیع مسلمین خلیفہ وقت ہر کرا خواہد بچیزے اختصاص نماید مؤلف صاحب صفحہ ۳۲ میں لکھتے ہیں کہ وقف وہبہ و میراث سب باطل دعوےٰ بلا دلیل ہے ۔ کیا خوب بقول شاہ صاحب متروکات نبی بعد وفات وقف ہوں اور بقول مؤلف صاحب اونمیں قابلیت وقف وہبہ وغیرہ نہ ہو نہ معلوم ان دونوں صاحبوں میں کون سچا ہوگا عبدالعزیز صاحب کو تو جھوٹا کہہ نہیں سکتا البتہ مؤلف صاحب [illegible] ضرور ہونگے خلیفہ وقت کے اختیارات تو بقول شاہ صاحب ایسے وسیع ہوں کہ جسکو چاہیں کسی چیز میں مخصوص کرادیں اور رسول خدا اتنا بھی نہ کرسکیں کہ فدک کو فاطمہ کے ساتھ مخصوص کرادیں ۔ عجب ہے نائب وسیع الاختیار سوائے ابوبکر کے اور کوئی نہیں دیکھا ۔ ش ۲ ۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت نے ہبہ کیا [illegible] لوگوں نے گواہی دی [illegible]

مؤلف صاحب فرماتے ہیں کہ یہہ دعویٰ بلا دلیل ہے نہ معلوم دلیل ان کی اصطلاح میں کس چیز کا نام ہے ۔ اب اوس توجیہ غیر وجیہ کا جواب دیتا ہوں اجسپر [illegible] سے مؤلف صاحب کو ناز ہے کہ حدیث کافی میں جو یہہ فقرہ ہے اِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِرْهَمًا وَلَا دِیْنَارًا وَاِنَّمَا اَوْرَثُوْا اَحَادِیْثَ مِنْ اَحَادِیْثِهِمْ ۔ اسمیں لفظ (لَمْ یُوَرِّثُوْا) عام وراثت کی نفی پر دلالت کرتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

یعنی کسی فرد کے لئے افراد عالم سے خواہ وہ وارث ہون یا علما ترکہ انبیا سے ورنہ نہین ملسکتا۔ اور دوسرا لفظ وانما ہے یہہ لفظ بمقام حصر آیا کرتا ہے دونون لفظی تایید مین مولف صاحب نے صفحہ ۹ پر آیات قرآن پیش کے ہین جنکو ذیل مین معہ جواب لکہتا ہون۔ بحث لفظ (لم) قولہ تعالے الا ابلیس لم یکن من الساجدین۔

مولف صاحب اس آیہ مبارکہ کے یہہ معنی لکہتے ہین مگر ابلیس نہ تہا سجدہ کرنے والون سے۔ فائدہ مین تحریر فرماتے ہین کہ نتیجہ آیت یہہ ہوا کہ نہ تہا سجدہ کرنے والون سے نہ یہہ کہ اوسنے کسی جزو زمانہ مین سجدہ کیا۔ اگرچہ اوس وقت نہ کیا مطلب مولف کا یہہ ہے کہ لم یکن من الساجدین۔ جو درباب شیطان قران مجید مین آیا ہے وہان لفظ (لم) ما القطع ثابت ہوتا ہے کہ ذات شیطان سے عام طور پر سجدہ کی نفی کی گئی ہے یعنے یہہ کہ نہ اوسنے پہلے کبہی کسی جزو زمانہ مین سجدہ کیا اور نہ اب زمرہ ساجدین مین داخل ہوا افسوس ہے کہ مولف صاحب نے اپنے دعوی کے سچا ہونے کی غرض سے آیہ قرآن کی غلط تعبیر کی۔ اصل واقعہ یہہ ہے کہ جب آدم علیہ السلام کا وجود باکرامت خدا نے بنایا تو تمام فرشتون کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ تعظیمی کرو سب نے بحکم خدا فوراً اوسکو سجدہ کیا مگر شیطان نے خدا سے بحث شروع کردی کہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین۔ یعنے میری خلقت آگ سے ہے اور اس کی مٹی سے آگ جسم لطیف رکہتی ہے اور خاک کثافت سے بہری ہوئی ہے۔ یہہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ اعلی ادنی کی تعظیم کرے اسپر خدا نے اوسکو گروہ ملائکہ سے خارج کرکے ملعون قرار دیدیا۔ اس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ شیطان کو جزو زمان کیا

بلکہ ہر زمانہ مین سجدہ باری ادا کرنے کی عادت تہی نیز دیگر ملائکہ بہی عادی بسجود تہے اسیواسطے خدا نے تمام گروہ ملائکہ کو جو کہ اپنے معبود کی عبادت مین حاضر رہتے تہے امر بسجدہ فرمایا تہا - اگر شیطان طائفہ ساجدین مین نہ ہوتا اور کبہی پہلے اوسنے یہہ عمل نہ کیا ہوتا تو بجاے تمام استدلال یہہ نہ لکہتا کہ مین اوس آدم سے افضل ہون - بلکہ یہہ دلیل پیش کرتا کہ ہرگاہ خدا ہی نے خود بدولت کے سامنے کبہی سر نہین جہکایا - یا تو یہہ ہیولۂ خاکی یعنے جسدِ آدم علیہ السلام کیا وقعت رکہتا ہے حسب مذاق مؤلف خدا سے بڑی غلطی ہوئی کہ آدم علیہ السلام کے سامنے سر جہکانیکا ایسے فرشتہ کو حکم دیا جو کہ ہمیشہ سے برسر بغاوت تہا - خدا کا شیطان کی نسبت یہہ فرمانا کہ (ابیٰ واستکبر) یعنے آدم کو سجدہ کرنے سے از راہِ غرور انکار کیا اسی پر دلالت کرتا ہے کہ وہ انکار براہ تکبر اوس سے واقع ہوا اور نہ وہ ہر وقت سجدہ باری پر آمادہ تہا کمال تعجب سے کہا جاتا ہے کہ مؤلف صاحب شیطان کے ازجملہ ساجدین ہونیسے منکر ہین حالانکہ تمام اہل اسلام اوس کے معلم الملکوت و عابد و ساجد ہونیکے مقر ہین چنانچہ یہہ شعر زبان زد عام ہے ؎

گیا شیطان مارا ایک سجدہ کے نہ کرنیسے	اگر لاکہون برس سجدہ مین سر مارا تو کیا مارا

مطلب یہہ ہوا کہ گو پہلے شیطان نے کثرتِ سجود سے اپنے ماتہے کو زانوے شتر بنا دیا تہا - مگر ایک دفعہ بہ مخالفت حکم باری ترک کرنے سے تمام گذشتہ عبادت رائیگان ہوگئی - مین کمال حیران ہون کہ خدا کو آدم کے لئے انکار سجدہ سے شیطان پر ایسا غصہ آیا کہ اوسکو ملقوف ملائکہ سے خارج کرکے تا قیامت راندہ درگاہ کر دیا اور قبل ازین ترک عبادت سے گاہے ملال نہ ہوا - مجکو سخت تعجب ہے

jabir.abbas@yahoo.com

خدا اپنے مقدس کلام مین ارشاد فرماتا ہے کہ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنی نہین پیدا کیا مینے جنون اور انسانون کو مگر براے عبادت اوشک نہین کہ بحکم کان من الجن ابلیس ملعون خبیس اجنہ سے تھا اندرین صورت مولف صاحب کیونکر یہہ کہنے کا حق رکھتے ہین کہ شیطان سے بفحواے لم یکن من الساجدین کبھی پہلے سجدہ نکیا تھا۔ یہ پاس خلفا ایسی سخن تراشی فرماتے ہین جس سے خواہ نخواہ اون کی حق پوشی و ناحق کوشی کا یقین کرنا پڑتا ہے۔ مین انشاء اللہ بخاری و مسلم شریف سے ایسی احادیث دکہلاؤنگا جن سے بلا تکلف سمجہ لیا جائیگا کہ مولف کا یہہ دعوی کہ لفظ (لم) سے عام نفی مستنبط ہوتی ہے سراسر باطل ہے۔ بخاری شریف مین لکہا ہے بغضبت فاطمۃ بنت رسول اللہ وھجرت ابا بکر فلم تزل مھاجرتہ حتی توفیت وعاشت بعد رسول اللہ ستہ اشھر۔ یعنی غصہ ہوئین فاطمہ ابوبکر پر اور ترک جدائی اختیار کی اور نہ زائل ہوئی جدائی اون کی ابوبکر سے یہان تک کہ وفات پائی اور زندہ رہین بعد نبی چہہ مہینے۔ لفظ مہاجرت مندرجہ بخاری سے اسجگہہ یہہ مراد ہے کہ سیدہ نے ابوبکر سے ملنا جلنا بعد مقدمہ فدک ترک کر دیا۔ چونکہ حدیث مین لفظ (لم) آیا ہے۔ غالبًا مولف صاحب اور اون کے ہم مذہب یہہ ہی سمجہین گے کہ (الم) سے عام نفی پائی جاتی ہے یعنی یہہ کبھی اور کسیوقت سیدہ اور ابوبکر مین اتحاد نہین ہوا قضیہ فدک کے قبل و زمانہ ما بعد مین کا ہے باہم ربط و ضبط نہ ہوا تھا بمقام دیگر بخاری موصوف مین ہے فوجدت فاطمۃ علی ابی بکر فی ذالک فھجرتہ فلم تکلمہ حتی توفیت

وعاشت بعد النبی ستۃ اشھر۔ یہہ حدیث بہی ہم معنی حدیث بالا سے اور لفظ (لم) بہی موجود ہے نہ معلوم اسجگہہ مولف صاحب کیا معنی تجویز فرمائینگے مسلم شریف مین بہی۔ لم متکلم حتی ماتت۔ درج ہے۔ مولوی خلیل احمد صاحب انبہیٹوی ضلع سہارنپور مین ہدایات الرشید مین (جسکو اہلسنت نے نمونہ عجائبِ قدرتِ خداوندی کا خطاب دیا ہے۔ (دیکہو اشتہار مولوی محمد قاسم صاحب الہ آبادی جس کی سرخی یہہ ہے کہ سوال از جمیع علمای شیعہ) لکہا ہے کہ لفظ (لم) عام کلام کی نفی نہین کرتا۔ بلکہ مطلب یہہ ہے کہ سیدہ نے خاص معاملہ فدک مین فرط ندامت وخجالت سے گفتگو نہ کی دیگر امورات مین گفت وشنود جاری رہی بلکہ صاحب ہدایا الرشید نے شیعہ کی کتاب علل الشرائع سے ثبوت پیش کیا ہے کہ سوائے امر فدک سیدہ وحضرت ابوبکر مین سلسلہ کلام جاری تہا اسکا جواب حقیر نے رسالہ تقریر دلپذیر مولفہ خود مین عجیب پرلطف دیا ہے بہرحال مولف صاحب تو ہر جگہہ (لم) کو عام تجویز فرماتے ہین۔ مگر مولفِ ہدایات الرشید وامام مسلم وبخاری نے جو اوسکو خاص کیا ہے دیدہ باید اون کے حق مین بپاداش مخالفت کیا ارشاد فرماتے ہین۔ مولف صاحب کو یقین فرمانا چاہیئے کہ بحکم ہر سخن موقع وہر نکتہ مقامے وارد کہین لفظ (لم) سے عام نفی ہوجاتی ہے اور کسی جگہہ خاصہ حدیث کافی مستدلہ مولف صاحب مین اِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِرْهَمًا وَّلَا دِیْنَارًا جو وارد ہوا ہے اسجگہہ لفظ (لم) سے یہہ ہی مطلب صریحًا پیدا ہوتا ہے کہ امت محمدی مین جو علماء حق ہین وہ وارث نبی ہین۔ مگر ایسے وارث نہین

جیسکہ ہر مورث کے ورثاء ہوتے ہیں - بلکہ وہ وارث علم نبی ہیں جس سے ترویج و اشاعت احکام دین کریں نہ ایسے وارث کہ متروکہ مورث سے درہم و دینار پائیں جناب مولانا و مقتدانا السید علامہ حسنین صاحب لکھنوی ادام اللہ وجودہ نے جو مختصر جواب حوالہ قلم فرمایا وہ ایسا جامع ہے کہ جسکے مقابلہ میں قلم اوٹھانا کار عقلاء نہیں مولانا کے مقدم الوصف نے جو جواب تحریر فرمایا ہے کہ حدیث درہم و دینار و معاملہ سیدہ سے کوئی علاقہ نہیں یہی جواب سلطان العلماء اعلی اللہ مقامہ نے حاشیہ معالم پر لکھا ہے - دیکھو تشئید المطاعن جواب باب دہم تحفہ میں بمقام بحث وراثت صفحہ (۲۰۷)-

بحث متعلق بلفظ انّما

حدیث کافی میں جو یہہ الفاظ وارد ہوئے ہیں وانما اورثوا احادیث من احادیثہم اسکی نسبت جناب مخاطب صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ لفظ (انما) حصر ہی چنانچہ خدا فرماتا ہے انما اللہ الٰہ واحد - جز این نیست کہ اللہ الٰہ واحد ہے اون کے ذہن رزین میں یہہ امر متمکن و جاگزین ہو گیا ہے کہ ترکہ انبیاء کا انحصار محض احادیث ہو چکا ہے سوائے علم و حدیث کے اونکا اور کوئی ترکہ و ورثہ نہیں ہے میں افسوس کرتا ہوں کہ مخاطب صاحب نے (انما) کو بمعنی حصر تجویز کرتے وقت شاہ صاحب کی روح سے بھی شرم نہ کی حضرات اہلسنت کی یہہ کیفیت ہے جبکہ کوئی لفظ مفید مطلب ہوتا ہے اوسکے معنی بدلکر کچھ اور رنگ پکڑ جاتے ہیں اور جس وقت وہی لفظ مضرت رسان ہوتا ہے دوسرا پہلو بدل لیتے ہیں - جناب امیر علیہ السلام نے جو رکوع میں انگشتری تصدق کی تہی اوسکے بارہ میں خدا نے یہہ آیت شریف نازل فرمائی ہے - انما ولیکم اللہ و رسولہ الی اخرہ شیعہ کہتے ہیں کہ (انما) انحصار ولایت پر دلالت

jabir.abbas@yahoo.com

کرتا ہے یعنے متولی امر خدا و رسول بجز اسکے اور کوئی نہین جسنے رکوع مین انگشتری دی اور وہ شخص باتفاق امت جناب امیر علیہ السلام ہین ۔ پس آپ ہی آنحضرت کے خلیفہ بلا فصل ہین اسپر جناب شاہصاحب کو ایسا غصہ آیا کہ فرط غیظ و غضب و جوش حسد و عداوت خاندان نبوت سے صاف انکار کردیا کہ شیعہ (انما) کو حصر تجویز کرنے مین برسر غلطی ہین ۔ انحصار ولایت حضرت امیر کی ذات پر منحصر نہین دیگر بزرگوار بھی متولی امر اسلام ہین دیکھئے مخاطب صاحب انما کو حصر لکھنے مین سمجھے ہین یا عبدالعزیز صاحب اوسکے خلاف بیان کرتے ہین ۔ اگر جناب مخاطب بہ مخالفت شاہصاحب (انما) کو حصر بیان کرتے ہین تو اونکو ثلاثہ کی خلافت سے استعفا ، لازم آگیا کیونکہ شاہصاحب نے اسی خوف سے انکار حصر کیا ہے حضرت مخاطب بالیقین سمجھ لین کہ ہم بھی (انما) کو حصر جانتے ہین ۔ اور حدیث موصوفہ بالا مین (انما) نہایت صحیح و بجا و حسب موقع واقع ہوا ہے اور حکم حصر سے یہہ بھی مراد ہے کہ بجز علم و احادیث علماء اور کسی چیز کے از قسم درہم و دینار وارث انبیاء نہین ہوسکتے نہ یہہ کہ اون کی وارثت مین اجراء احکام ارث ممنوع ہے مین امید کرتا ہون کہ رسالہ ہذا کو معائنہ کر کے متزلزل ہدایت پائین گے اور شیعہ مدارج یقین مین انشاء اللہ ترقی حاصل کرین گے اور مخاطب فرط ندامت سے پیوند زمین ہوجاوین گے ۔ والسلام من التبع الہدیٰ ۔

تمت

الحمد اللہ کہ رسالۂ ثبوت وراثت انبیاء بتاریخ ۲۸ - ماہ اگست سنہ ۱۹۰۶ء مطبع ریاض فیض نگینہ مین باہتمام خواجہ بشیر حسین کے چھپ کر شائع ہوا ۔

Presented by: Rana Jabir Abbas

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
نقشہ معرکہ کربلا - معہ نام سرداران		بشارت نامہ - یعنی وصیت نامہ	
وتعداد فوج یزید متعلقہ ہر سردار -	۱ر	رسول مقبول قیمت	-ر
تعوید ام الصبیان	-ر	میزان فارسی - جس میں فارسی کی	
تعوید دعا گنج العرش	-ر	تعریف و ترتیب بطریق میزان الصرف	
دعا طاعون کلان	٠ر	عربی ہے - قیمت	۳ر
ایضاً - خورد -	-ر	انشاء گلدستہ رقعات انشاء پردازی	
رسالہ ماس پرکاش مصنفہ سید		میں مفید کتاب ہے قیمت	۵ر
امیر کاظم صاحب رئیس نگینہ در روآریہ قیمت	۳ر	انشاء دلکشا - چار جزی خوشخط جلی قلم	۲ر
بچھی کے تکے بوٹی - ایضاً	۱ر	دستور الصبیان -	۵ر
نیوگنامہ - در روآریہ	۵ر	صفوۃ المصادر - دو جزی خوشخط	
ایضاً حصہ دوم در روآریہ	٠ر	جلی قلم قیمت	۱ر
ناول شعلہ پنہاں - در مکالمہ		قادر نامہ	٠ر
عفت و عصمت دو ہمشیرگان ایک		تشریح الحروف -	٠ر
اخلاقی ناول جس میں مردوں کے		قاعدہ بغدادی	-ر
عیوب بڑی خوبی سے دکھلائے		حکایات لطیف	۱ر
گئے ہیں -	۴ر	قصہ شاہ روم	٠ر
ناول قیصر و حسینہ - ایک دلچسپ		کربلا -	٠ر
و دلگداز ناول -	۴ر	خالق باری -	٠ر

jabir.abbas@yahoo.com

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
لڑکون کا کھیل-	۱ر	تفضیح الکاذبین مصنفہ سید امیر کاظم صاحب	
شکایت نامہ	-ر	رئیس نگینہ در مناظرہ- قیمت	۴ر
کنواری نامہ-	-ر	تردید الکاذبین- ایضاً	۴ر
کنوارہ نامہ	-ر	طاعون کا حکمی علاج	-ر
پہاڑہ اردو	-ر	رسالہ غسل و وضو-	مفت
پہاڑہ ناگری	-ر	بارہ ماسہ جمنا جواہر اردو-	-ر
اچھر دیپ "	۰ر	بھگتی پردیپ کا ناگری-	۰ر
بال اوپدیش	۳ر	تلخیص مرقع کربلا مصنفہ سید نذیر ناظم صاحب رئیس نگینہ	۳ر
پارہ عم-	۱ر		
پارہ الم-	۱ر	سچا عقیدہ- مصنفہ جناب علوی	
عہد نامہ	-ر	کرامت حسین صاحب بیرسٹر الہ آباد-	۰ر
دعائے جمیلہ-	-ر	تاریخ جناب سیدہ- مصنفہ ایضاً	۲ر
ماسقیمان	۰ر	**کاغذات عدالت**	
محمود نامہ	۰ر		
قصہ سیاہ پوش	۰ر	جملہ کاغذات عدالت و رسید بہی وغیرہ	
مثنوی بہانہ عاشق بہون	۳ر	مطبع ہذا مین موجود ہین-	

المشتہر خواجہ بشیر حسین مالک مطبع ریاض فیض نگینہ